ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللهِ (الصّف:۱۵)

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH

نَحْنُ أَنْصَارُ اللهِ

MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

اگست/ 2021ء

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصار اللہ ابراہیم پور
ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال کی طرف سے
منعقدہ اجلاس برائے قیام نماز کے اسٹیج کا منظر

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصار اللہ ابراہیم پور
ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال کی طرف سے منعقدہ
اجلاس برائے قیام نماز میں حاضرین کا ایک منظر

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصار اللہ منارگھاٹ
ضلع پالکاڈ صوبہ کیرلہ کی طرف سے
منعقدہ اجلاس برائے قیام نماز کے اسٹیج کا منظر

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصار اللہ منارگھاٹ
ضلع پالکاڈ صوبہ کیرلہ کی طرف سے منعقدہ
اجلاس برائے قیام نماز میں حاضرین کا ایک منظر

مکرم شیخ صادق صاحب رکن مجلس انصار اللہ احمد آباد (صوبہ گجرات)
نے 42 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا۔
مکرم سید عبد الہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ آمین کرواتے ہوئے

ایک بچی قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرنے پر بسم اللہ کرواتے ہوئے
مکرم سید شارق مجید صاحب ناظم مجلس انصار اللہ بنگلور

مؤرخہ 29 جون 2021ء کو منعقدہ آن لائن میٹنگ
ناظمین کرام کیرالہ کے موقع پر مکرم سی شمیم صاحب اور
مکرم پی پی مصدق صاحب شامل ہوتے دیکھے جاسکتے ہیں

مستحقین غرباء میں ریلیف تقسیم کرنے کیلئے
تیاری کرتے ہوئے اراکین مجلس انصار اللہ
چیلاکرہ (ضلع تریشور، صوبہ کیرالہ)

مستحقین غرباء میں رلیف تقسیم کرنے کیلئے تیاری کرتے ہوئے
اراکین مجلس انصار اللہ چیلاکرہ (ضلع تریشور، صوبہ کیرالہ)

مستحقین غرباء میں ریلیف تقسیم کرنے کیلئے گاڈی میں لادتے ہوئے
اراکین مجلس انصار اللہ چیلاکرہ (ضلع تریشور، صوبہ کیرالہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:19 | ظہور 1400 ہجری شمسی - اگست/2021ء | شمارہ:8

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد (18)	11
قرآن کریم کی تدوین اور طباعت تاریخی حقائق کی روشنی میں	14
سوسال قبل اگست 1921ء	21
موصیان کو تمام تحریکات میں چندہ دینا چاہیے	23
ضرورۃ الامام (بطرز سوال وجواب) از قیادت تعلیم	24
مکرم میر انصار اللہ صاحب مرحوم ناظم مجلس انصار اللہ شیموگہ، چترد رگہ کا ذکر خیر	27
مکرم منظور احمد صاحب ندیم مرحوم بھدرک، اڈیشہ کا ذکر خیر	28
اخبار مجالس	29

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر
محمد عارف ربّانی
فون:60062 37424

مجلس اِدارت
شیخ مجاہد احمد شاستری، جاوید احمد لون، ایچ شمس الدین، ڈاکٹر عبدالماجد، وسیم احمد عظیم، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
سید طفیل احمد شہباز
فون:89681 84270

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون:01872-220186
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ 210 روپے، فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔ محمود احمد عبداللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اداریہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تمہارے پاس قرآن کا ہتھیار ہونا چاہئے

قرآنِ کریم نے شروع میں ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا اعلان کر کے بتادیا کہ جس طرح جسمانی طور پر خدا کے فیوض سب کو پہنچتے ہیں اسی طرح اس کے روحانی فیوض بھی سب کو پہنچتے ہیں۔اس خیال سے کفار نے حیرت کا اظہار کردیا کہ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَّاحِدًا إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (ص:6) کہ اس نے توکئی خداؤں کو کوٹ کوٹ کر ایک خدا بنا دیا ہے۔(تفسیرِ کبیر جلد ۷ صفحہ ۲۵۹)۔

حاملِ قرآنِ کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (الاعراف:159) یعنی تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً مَیں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔جبکہ حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے خدا کو پیش کیا اور حضرت مسیحؑ نے کہا کہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے آیا ہوں۔دیگر تمام مذاہب مختص القوم اور مختص الزمان تھیں۔

لیکن آنحضرتؐ نے اعلان فرمایا کہ بُعِثْتُ اِلٰی کُلِّ اَحْمَرَ وَّاَسْوَدَ کہ میں ہر گورے اور کالے سب کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔(مسلم کتاب المساجد باب المساجد ومواضع الصلاۃ) ایک اور جگہ آپؐ فرماتے ہیں۔ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً۔کہ تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے لیکن میں تمام انسانوں کے لیے عام طور پر نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(بخاری۔کِتَابُ التَّيَمُّمِ حدیث:335)

اسلام عالمگیر مذہب ہے اور بانئ اسلام حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم آفاقی رسول ہیں۔اسی طرح اسلام کا الٰہی کلام قرآن کریم بھی عالمگیر ہے۔سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’جاننا چاہئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہوسکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت ولاجواب کرسکتے ہیں، وہ غیر محدود معارف وحقائق وعلوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اُس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں۔اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔‘‘(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد3 صفحہ 255)

بانئ تنظیم مجلس انصاراللہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

’’قرآن شریف ایک جامع کتاب ہے اس میں سے سب کچھ معلوم ہوسکتا ہے۔بشرطیکہ تدبیر اور غور سے پڑھا جائے...۔میں خدا کے فضل سے اور صرف قرآن مجید پڑھنے کے باعث ہر ایک بڑے انسان سے، غیر مذاہب کے پیشواؤں سے، بڑے بڑے لیکچراروں اور مدبروں سے گفتگو کرنے پر کبھی بھی نہیں جھجکا اور نہ کسی بڑے سے بڑے لیکچرار، پرنسپل، بشپ تک نے میرے سامنے کبھی گفتگو کی جرأت کی......مگر یہ میرے ذہن کی کوئی خوبی نہیں۔بلکہ میرے پاس قرآن کی تلوار ہے۔پس اگر تم بھی قرآن، حدیث اور احمدیت کی کتابیں پڑھو گے تو پتہ لگے گا کہ اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے......تمہارے پاس قرآن کا ہتھیار ہونا چاہئے‘‘۔ (انوارالعلوم جلد نمبر 12 صفحہ 556)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ایک کامل نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک تو تمام انسانیت کے لئے مبعوث فرمایا اور آپؐ ہی وہ کامل نبی ہیں جن کو قیامت تک کا زمانہ عطا فرمایا گیا ہے۔اور آپؐ پر اُترنے والی کتاب قرآن کریم ہی وہ کامل کتاب ہے جو اپنے اندر پرانی تاریخ بھی لئے ہوئے ہے، نئے احکامات بھی لئے ہوئے ہے اور دنیاوی لحاظ سے جو نئی ایجادات ہیں ان کی پیش خبری بھی پہلے سے قرآن کریم نے دے دی ہے اور جوں جوں کوئی نئی دریافت ہوتی جاتی ہے اس کی تائید قرآن کریم سے ملتی جاتی ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 2: جنوری 2009ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کے ہتھیار سے لیس ہوکر تمام دنیا میں توحید، انسانیت اور حقیقی امن قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ○قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَ بِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ○

(یونس:59-58)

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آ گئی ہے جو سراپا نصیحت ہے۔ اور وہ سینوں میں پائی جانے والی بیماریوں کو شفاء دینے والی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اے رسول! لوگوں کو آگاہ کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے عطا ہوئی ہے۔ پس اس نعمت کے حصول پر انہیں خوش ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ کتاب اُس مال سے جو وہ جمع کر رہے ہیں کہیں بہتر ہے۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا اجۡتَمَعَ قَوۡمٌ فِيۡ بَيۡتٍ مِنۡ بُيُوۡتِ اللّٰهِ يَتۡلُوۡنَ كِتَابَ اللّٰهِ يَتَدَارَسُوۡنَهٗ بَيۡنَهُمۡ اِلَّا نَزَلَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّكِيۡنَةُ وَ غَشِيَتۡهُمُ الرَّحۡمَةُ وَحَفَّتۡهُمُ الۡمَلَائِكَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيۡمَنۡ عِنۡدَهٗ"۔

(سنن ابی داؤد۔ باب فِي ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر:1455)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو بھی قوم (جماعت) اللہ کے گھروں یعنی مساجد میں سے کسی گھر یعنی مسجد میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی اور باہم اسے پڑھتی پڑھاتی ہے اس پر سکینت نازل ہوتی ہے، اسے اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے، جو اس کے پاس رہتے ہیں یعنی مقربین ملائکہ میں"۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم بہت سے بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے

’’سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو اَنوارِ یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری رُوحانی بھلائی اور ترقیٔ علمی کے لئے کامل رہنما ہے۔ قرآن کریم ہے جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کے متکفل ہوکر آیا ہے جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزار ہا طور کا تواترا پنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں۔ یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔ بلاشبہ جن لوگوں کو راہ راست سے مناسبت ہے اور ایک قسم کا رشتہ ہے اُن کا دل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ اور خدائے کریم نے اُن کے دل ہی اس طرح کے بنا رکھے ہیں کہ وہ عاشق کی طرح اپنے اس محبوب کی طرف جھکتے ہیں اور بغیر اس کے کسی جگہ قرار نہیں پکڑتے اور اس سے ایک صاف اور صریح بات سن کر پھر کسی دوسرے کی نہیں سنتے۔ اس کی ہر یک صداقت کو خوشی سے اور دوڑ کر قبول کر لیتے ہیں اور آخر وہی ہے جو موجب اشراق اور روشن ضمیری کا ہو جاتا ہے اور عجیب در عجیب انکشافات کا ذریعہ ٹھہرتا ہے اور ہر یک کو حسب استعداد معراج ترقی پر پہنچاتا ہے۔ راستبازوں کو قرآن کریم کے اَنوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی ہے اور جب کبھی کسی حالتِ جدیدہ زمانہ نے اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ٹکرا دیا ہے تو وہ تیز اور کارگر ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے قرآن کریم ہی ہے۔ ایسا ہی جب کہیں فلسفی خیالات مخالفانہ طور پر شائع ہوتے رہے تو اِس خبیث پودہ کی بیخ کنی آخر قرآن کریم ہی نے کی اور ایسا اس کو حقیر اور ذلیل کر کے دکھلا دیا کہ ناظرین کے آگے آئینہ رکھ دیا کہ سچا فلسفہ یہ ہے نہ وہ۔ حال کے زمانہ میں بھی جب اوّل عیسائی واعظوں نے سر اُٹھایا اور بدفہم اور نادان لوگوں کو توحید سے کھینچ کر ایک عاجز بندہ کا پرستار بنانا چاہا اور اپنے مغشوش طریق کو سوفسطائی تقریروں سے آراستہ کر کے اُن کے آگے رکھ دیا اور ایک طوفان ملک ہند میں برپا کر دیا۔ آخر قرآن کریم ہی تھا جس نے انہیں ایسا پسپا کیا کہ اب وہ لوگ کسی باخبر آدمی کو مُنہ بھی نہیں دکھلا سکتے۔ اور ان کے لمبے چوڑے عذرات کو یوں الگ کر کے رکھ دیا جس طرح کوئی کاغذ کا تختہ لپیٹے۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۸۱، ۳۸۲)

گزارشات از صدر مجلس

قرآن کریم کی عظیم الشان تاثیرات

قرآن کریم کی تاثیراتِ روحانی وجسمانی :

آغاز اسلام سے لے کر آج تک لوگ قرآن کریم کی تاثیرات سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرنے کے کئی ایمان افروز واقعات ہمیں ملتے ہیں۔ دراصل قرآن کریم ایک زندہ معجزہ ہے جو قیامت تک سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی شان وشوکت اور روحانی ومادی قوت تاثیر بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (الحشر:22) یعنی اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اُتارا ہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ پر قرآن سننے کے وقت خشوع وخضوع کی حالت طاری ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت زیدؓ بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت اُبی بن کعبؓ نے رسول کریمؐ کی موجودگی میں صحابہؓ کو قرآن کی تلاوت سنائی تو سب پر رقّت طاری ہوگئی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ رقّت کے وقت دُعا کو غنیمت جانو کیونکہ یہ بھی رحمت ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد 15 ص 250)

حضرت امام رازیؒ نے قرآن کے شفا ہونے سے کفر کی بیماری کا دُور ہونا۔ نیز جسمانی بیماریوں سے شفا بھی مُراد لی ہے۔ (تفسیر الرازی جلد 1 ص 281)

قبولِ اسلام کے ایمان افروز واقعات:

(1) حضرت عمرؓ بن خطاب کا واقعہ ہمارے سامنے ہے۔ (2) طفیل بن عمرو الدوسی کا تعلق یمن کے قبیلہ دوس سے تھا۔ آپ ایک شاعر تھے۔ انہوں نے سورہ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت رسول کریمؐ سے سُن کر اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ (3) قیس بن الخطیم انصاری اوس قبیلہ کے مشہور شاعر تھے۔ ان کا قبول اسلام بھی قرآن سننے کے نتیجہ میں تھا۔ آپ نے واپس جاکر اپنے قبیلہ میں بتایا کہ میں نے ایسا عجیب کلام سنا ہے جو پہلے کبھی نہیں سنا۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 5 ص 557)

قرآن کریم کی تاثیرات جاری وساری ہیں :

قرآنی تاثیرات کا تعلق محض گزشتہ زمانہ سے نہیں بلکہ آئندہ زمانہ سے بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”پھر چوتھا معجزہ قرآن شریف کا اس کی روحانی تاثیرات ہیں جو ہمیشہ اس میں محفوظ چلی آتی ہیں یعنی یہ کہ اس کی پیروی کرنے والے قبولیت الٰہی کے مراتب کو پہنچتے ہیں اور مکالماتِ الٰہیہ سے مشرف کئے جاتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ اُن کی دُعاؤں کو سنتا اور اُنہیں محبت اور رحمت کی راہ سے جواب دیتا ہے اور بعض اسرارِ غیبیہ پر نبیوں کی طرح اُن کو مطلع فرماتا ہے اور اپنی تائید اور نصرت کے نشانوں سے دوسری مخلوقات سے اُنہیں ممتاز کرتا ہے۔“ (ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات، روحانی خزائن جلد 4 ص 449)

آج بھی ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار توجہ دلا رہے ہیں کہ قرآن کریم کی تاثیرات اور تعلیمات کو اپنے اعمال کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

”جب خدا بھی وہی قدّوس ہے تو جو اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے وہ اس سے فیض پاتا ہے۔ اس کے رسول کی تاثیرات بھی قائم ہیں، اس کی کتاب کی تاثیریں بھی قائم ہیں، اِس زمانے میں اُس نے اپنے مسیح ومہدی کی قوت قدسی کے نظارے بھی ہمیں دکھا دیئے اور دکھا رہا ہے۔ یہ سب باتیں ہمیں اس قدّوس خدا کی صفت سے فیضیاب بنانے والی ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ مورخہ 20۔اپریل 2007ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور تمام دنیا کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ — ماہ جون 2021ء

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 04 جون 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبات میں حضرت عمرؓ کا ذکر ہو رہا تھا اور غزوات و سرایا کا ذکر تھا۔ غزوہ حمراء الاسد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے بعد جب قریش نے مکّے کی راہ لی تو راستے میں ان کے درمیان یہ گرما گرم بحث چھڑ گئی کہ اس فتح سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مدینے پر حملہ کر دیا جائے۔ جوشیلے لوگوں کی ترغیب کے تابع لشکرِ قریش مدینے کی طرف لوٹنے کے لیے تیار ہو گیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو موصول ہوئی تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو مشورے کے لیے بلایا، دونوں نے لشکرِ قریش کے تعاقب کا مشورہ دیا۔ آنحضورؐ نے فوراً اعلان فرمایا کہ اُحد میں شریک ہونے والے مسلمان تیار ہو جائیں چنانچہ اُحد کے زخمی مجاہدین نہایت خوشی کے ساتھ اپنے آقا کی سربراہی میں روانہ ہوئے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپؐ حمراء الاسد پہنچے اور مختلف مقامات پر آگ روشن کرنے کا حکم دیا۔ رات کے اندھیرے میں روشن ہونے والی پانچ سَو آگیں دُور سے دیکھنے والوں کے دلوں کو مرعوب کرتی تھیں۔ اسی موقعے پر قبیلہ خزاعہ کا معبد نامی مشرک رئیس آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مقتولینِ اُحد کے متعلق اظہارِ ہمدردی کی۔ دوسرے دن وہ ابوسفیان سے ملا اور اسے مسلمانوں کے بلند حوصلے سے آگاہ کیا۔ معبد کی باتوں کا ابوسفیان اور دیگر قریش پر ایسا رعب پڑا کہ انہوں نے مکّہ واپس لوٹنے میں ہی عافیت جانی۔

غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی پر مہاجروں میں سے کسی آدمی نے ایک انصاری کی پیٹھ پر مارا۔ جس پر دونوں افراد نے اپنے اپنے گروہ کو مدد کے لیے پکارا۔ جب آنحضورؐ تک یہ معاملہ پہنچا تو آپؐ نے اسے فضول اور گندی بات قرار دے کر معاملہ ختم کرا دیا۔ لیکن عبداللہ بن ابی نے یہ کہہ کر کہ انہوں نے تو ایسا کر لیا یعنی مہاجر نے تو انصار کو مار لیا لیکن ہم مدینہ لوٹے تو ضرور معزز ترین شخص (نعوذ باللہ) ذلیل ترین شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن ابی کو قتل کرنے کی اجازت چاہی تاہم آنحضورؐ نے اجازت نہ دی۔ بعد میں جب عبداللہ بن ابی کا نفاق اور اسلام سے عداوت کھل گئی تو آنحضورؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اگر اس وقت مَیں اس کو قتل کرا دیتا تو لوگ ناک منہ چڑھاتے لیکن اب اگر انہی لوگوں کو میں اس کے قتل کا حکم کروں تو وہ خود اس کو قتل کر دیں گے۔

صلح حدیبیہ کے موقعے پر آنحضورؐ نے سفارت کے لیے حضرت عمرؓ کو اشرافِ قریش کے پاس بھجوانا چاہا تو آپؓ نے حضرت عثمانؓ کا نام تجویز کرتے ہوئے عرض کیا کہ وہ قریش کے نزدیک مجھ سے زیادہ معزز ہے چنانچہ آنحضورؐ نے حضرت عمرؓ کی تجویز کو قبول فرمایا۔

جب صلح حدیبیہ کی شرائط لکھی جا رہی تھیں تو قریشِ مکہ کے سفیر سہیل کا لڑکا ابوجندل بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑا ہوا وہاں پہنچا۔ اس وقت سہیل یہ شرط لکھوا رہا تھا کہ ہر شخص جو مکہ والوں میں سے مسلمانوں کی طرف آئے گا اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ آنحضورؐ نے سہیل سے کہا کہ

ابھی تو معاہدہ تکمیل کو نہیں پہنچا لیکن سہیل نہ مانا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ مروّت اور احسان کے طور پر ہی ابوجندل کو ہمیں دے دو لیکن سہیل نے صاف انکار کر دیا۔ آنحضرتؐ نے ابوجندل کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی طرف نظر رکھو۔ مسلمانوں کے لیے یہ نظارہ بڑا تکلیف دہ تھا آخر حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا اور آپؓ نے کانپتی ہوئی آواز میں رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ کیا آپؐ خدا کے برحق رسول نہیں؟ کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟ پھر ہم یہ ذلت کیوں برداشت کر رہے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مَیں خدا کا رسول ہوں اور اس کی منشا کو جانتا ہوں اور اس کے خلاف نہیں چل سکتا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عمرؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عمر! سنبھل کر رہو اور رسول اللہؐ کی رکاب پر جو ہاتھ تم نے رکھا ہے اسے ڈھیلا نہ ہونے دو۔

صلح حدیبیہ کے معاہدہ پر حضرت عمرؓ کے بھی دستخط تھے۔ حدیبیہ سے واپسی پر جب سورۃ الفتح کی آیات نازل ہوئیں تو حضورؐ نے حضرت عمرؓ کو بلوایا اور فرمایا کہ مجھ پر ابھی ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ صلح کیا واقعی اسلام کی فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! یقیناً یہ ہماری فتح ہے۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا: مکرم شعیب احمد صاحب واقف زندگی جو بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش مرحوم کے بیٹے تھے۔ 56 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں بطور کارکن اور افسر اور ناظر خدمت بجا لاتے رہے۔ اگلا ذکر ہے مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ قادیان کا جو 18 مئی کو باون سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جماعت احمدیہ چارکوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ حضور انور نے مکرم ملک محمد یوسف سلیم صاحب انچارج شعبہ زودنویسی، مکرم جاوید اقبال صاحب فیصل آباد، مکرمہ مدیحہ نواز صاحبہ اہلیہ نواز احمد صاحب مربی سلسلہ گھانا کا ذکرِ خیر فرما کر مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

خطبہ جمعہ: 11 جون 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبے میں حضرت عمرؓ کے حوالے سے صلح حدیبیہ کا ذکر ہوا تھا۔ صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جب قریش کے حلیف قبیلہ بنوبکر نے مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنوخزاعہ پر حملہ کیا اور قریش نے بنوبکر کی مدد بھی کی تو ابوسفیان معاہدے کی تجدید کے لیے مدینہ آیا۔ ڈاکٹر علی بن سلابی لکھتے ہیں کہ اس موقعے پر رسول اللہؐ کے چچا حضرت عباسؓ ابوسفیان کو لے کر رسول اللہؐ کے پاس آئے۔ راستے میں حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو رسولِ خداؐ کے پاس جاتے ہوئے دیکھ لیا اور آپؓ بھی وہیں پہنچ گئے۔ حضرت عمرؓ نے حضورؐ سے عرض کی کہ مجھے اجازت دیں کہ مَیں اللہ کے دشمن ابوسفیان کی گردن ماردوں۔ اس پر حضرت عباسؓ نے کہا کہ یارسول اللہؐ! مَیں نے ابوسفیان کو پناہ دی ہے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عباسؓ کے درمیان مکالمہ ہوا اور حضورِ اکرمؐ نے فرمایا کہ اے عباس! ابوسفیان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور صبح لے کر آنا۔

خیبر کی فتح کے بعد حاصل ہونے والے مالِ فَے میں سے پانچواں حصّہ جو رسول اللہؐ کے لیے تھا آپؐ نے مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا۔ یہود میں سے جو جلاوطنی کے لیے آمادہ ہو کر قلعوں سے اتر آئے تھے آپؐ نے انہیں اس شرط پر ان کے اموال واپس کر دیے کہ اس سے حاصل ہونے والا پھل اُن کے اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے دَور میں بھی یہی نظام جاری رہا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب آپؓ کو معلوم ہوا کہ حضورؐ نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا تھا کہ جزیرۂ عرب میں دو دین اکٹھے نہ رہیں گے تو آپؓ نے ایسے تمام یہود کو جن کے پاس رسول اللہؐ کا کوئی عہد نہ تھا جلاوطن کر دیا۔

غزوۂ تبوک کے موقعے پر جب حضورؐ نے چندے کی تحریک فرمائی تو حضرت عمرؓ نے سوچا کہ آج مَیں ابوبکرؓ پر سبقت لے جا سکتا ہوں چنانچہ آپؓ اپنا نصف مال لے آئے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ وہ زمانہ اسلام کے لیے انتہائی مصیبت کا دَور تھا لیکن حضرت ابوبکرؓ

اپنا سارا مال لے آئے اور آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تو حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! رسول اللہؐ فوت نہیں ہوئے اور جو شخص یہ کہے گا کہ محمدؐ فوت ہو گئے تو مَیں اپنی تلوار سے اس کو قتل کر دوں گا۔ اللہ ضرور آپؐ کو اٹھائے گا تا بعض آدمیوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔ حضرت ابوبکرؓ جو حضورؐ کی وفات کے وقت مدینے سے دو میل کے فاصلے پر واقع مقام صنع میں تھے، حضرت عمرؓ کی اس تقریر کے دوران وہاں پہنچے۔ آپؓ نے آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک سے کپڑا ہٹایا، آپؐ کو بوسہ دیا پھر باہر تشریف لائے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر تقریر فرمائی۔ خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا دیکھو جو محمدؐ کو پوجتا تھا وہ سُن لے کہ محمدؐ تو یقیناً فوت ہو گئے اور جو اللہ کو پوجتا ہے وہ یاد رکھے کہ اللہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ...الخ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں آپؐ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں تو پھر کیا اگر آپؐ فوت ہو جائیں یا قتل کیے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو کوئی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے تو وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہ پہنچا سکے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔

یہ آیتِ کریمہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم! جوں ہی مَیں نے ابوبکرؓ کو یہ آیت پڑھتے سنا مَیں اس قدر گھبرایا کہ دہشت کے مارے میرے پاؤں مجھے سنبھال نہ سکے اور مَیں زمین پر گر گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ راوی نے کہا کہ گویا لوگ بے خبر تھے کہ یہ آیت بھی خدا نے نازل کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ بخدا مَیں نے یہ آیت ابوبکرؓ سے ہی سنی۔

فرمایا: اب سوچو کہ اگر حضرت ابوبکرؓ کا یہ صریح اور قطعیۃ الدلالت استدلال کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں قرآن سے نہیں تھا تو وہ صحابہ جو ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے محض ظنّی اور شکی امر پر کیونکر قائل ہو گئے۔ کیوں یہ حجّت پیش نہ کی کہ یا حضرت! یہ آپؓ کی دلیل ناتمام ہے۔ کیا آپ بے خبر ہیں کہ قرآن ہی آیت رَافِعُكَ اِلَيَّ میں حضرت مسیحؑ کا بجسمہ العنصری آسمان پر جانا بیان فرماتا ہے۔ کیا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ آپؓ نے نہیں سنا۔ پھر آنحضرتؐ کا آسمان پر جانا آپؓ کے نزدیک کیوں مستبعد ہے۔ صحابہ جو مذاقِ قرآن سے واقف تھے وہ اس آیت کو سن کر اور لفظ 'خَلَتْ' کی تشریح فقرہ 'اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ' میں پا کر فی الفور آنحضرتؐ کی موت کی وجہ سے سخت غم ناک اور چُور ہو گئے اور انہیں سمجھ آ گیا کہ گذشتہ تمام نبی بھی فوت ہو چکے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے وقت انصار بنی ساعدہ کے گھر حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ایک امیر تم میں سے ہو اور ایک امیر ہم سے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ ان کے پاس گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ قریش بلحاظ نسب تمام عربوں سے اعلیٰ اور بلحاظ حسب سب سے قدیم ہیں۔ اس لیے عمرؓ یا ابوعبیدہؓ کی بیعت کر لو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں! بلکہ ہم تو آپؓ یعنی ابوبکرؓ کی بیعت کریں گے کیونکہ آپؓ ہمارے سردار، ہم سب سے بہتر اور رسول اللہؐ کو ہم سب سے زیادہ پیارے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کر لی۔ جنگِ یمامہ میں جب ستّر حفاظ شہید ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ہی حضرت ابوبکرؓ کو قرآن ایک جگہ جمع کرنے کا مشورہ دیا۔

خطبہ جمعہ: 18 جون 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت عثمانؓ کو علیحدہ علیحدہ بلوا کر ان دونوں سے حضرت عمرؓ کے متعلق استفسار فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے عمرؓ کو افضل قرار دیتے ہوئے اُن کی طبیعت کی سختی کا ذکر کیا۔ جس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ عمرؓ کی طبیعت میں سختی اس لیے ہے کہ وہ مجھ میں نرمی دیکھتے ہیں۔ جب امارت ان کے سپرد ہو گی تو وہ اپنی بہت سی باتوں کو چھوڑ دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کے متعلق مثبت رائے کا اظہار کیا اور عرض کی کہ عمرؓ کا باطن اُن کے ظاہر سے بھی بہتر ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عثمانؓ کو طلب فرمایا اور انہیں حضرت عمرؓ کے حق میں

وصیت لکھوائی۔ جب وصیت لکھی جا چکی تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اسے لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے چنانچہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور وصیت سنائی گئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اس پر راضی ہو جسے مَیں نے تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے؟ مَیں نے کسی رشتے دار کو تم پر خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ اللہ کی قسم! مَیں نے اس بارے میں غور و فکر میں کمی نہیں کی پس اس کی سنو اور اطاعت کرو۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو بلایا اور انہیں تقویٰ اختیار کرنے اور لوگوں سے نرمی کے ساتھ معاملہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت عمرؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد تیسرے دن تفصیلی خطاب کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہؐ پر دُرود و سلام پڑھنے کے بعد فرمایا: مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ لوگ میری تیز مزاجی سے ڈر رہے ہیں۔ رسول اللہؐ کے عہد اور ابوبکرؓ کی خلافت میں یقیناً مَیں ان دونوں کے ہاتھ میں ایک کھنچی ہوئی تلوار تھا۔ وہ چاہتے تو مجھے نیام میں رکھتے اور اگر چاہتے تو مجھے کھلا چھوڑ دیتے تا مَیں کاٹ ڈالتا۔ اے لوگو! مَیں تمہارے اُمور کا والی بن گیا ہوں۔ اب وہ تیزی کمزور کر دی گئی ہے اور اب وہ مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں پر ظاہر ہو گی۔ وہ لوگ جو دین دار اور صاحبِ فضیلت ہیں مَیں ان کے ساتھ اس سے بھی زیادہ نرم ثابت ہوں گا جو نرمی وہ ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں۔ اے لوگو! تمہارا مجھ پر حق ہے کہ مَیں غنیمتوں اور اس مال میں سے جو تم پر خرچ کرنا ہے کوئی شے تم سے چھپا کر نہ رکھوں۔ تمہارے وظائف اور روزینے تمہیں دیتا رہوں، تمہیں ہلاکت میں نہ ڈالوں، جب تم لشکر میں شامل ہو کر گھر سے غائب رہو تو تمہارے بال بچوں کا باپ بنا رہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ نے اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لیے اس قدر قربانیوں سے کام لیا ہے کہ وہ یورپین مصنف جو رسول کریمؐ پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں وہ بھی ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ذکر پر تسلیم کرتے ہیں کہ جس محنت اور قربانی سے ان لوگوں نے کام کیا ہے دنیا کے کسی حکمران میں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔

حضرت عمرؓ کی اہلِ بیتِ رسولؐ سے عقیدت کے اظہار کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب ایران فتح ہوا اور وہاں سے باریک آٹا پیسنے والی چکیاں لائی گئیں تو حضرت عمرؓ نے پہلا باریک پسا ہوا آٹا حضرت عائشہؓ کی خدمت میں بھجوایا۔ حضرت عائشہ آنحضرتؐ سے عشق و محبت کی وجہ سے اس آٹے سے بنی روٹی میں سے ایک لقمہ منہ میں ڈالتے ہی آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا کہ وہ جس کے طفیل ہم کو یہ نعمتیں ملیں وہ ان نعمتوں سے محروم چلا گیا لیکن ہم استعمال کر رہے ہیں۔

حضرت عمرؓ حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ کی بہت عزت کرتے، ان دونوں کو عطا کرتے۔ جب آپؓ نے لوگوں کے وظائف مقرر فرمائے تو رسول اللہؐ کے سب سے قریبی رشتے دار سے شروع کیا۔ آپؓ نے پہلے حضرت عباسؓ اور پھر حضرت علیؓ کا حصّہ مقرر فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ اہلیہ فیض احمد صاحب گجراتی درویش مرحوم قادیان، مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ابن شیخ اسرار احمد صاحب کیرنگ اڈیشہ انڈیا سپر وائزر نظامت تعمیرات قادیان اور دیگران کا ذکر فرمایا۔ بعد نماز جمعہ اُن کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

126 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 126 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 24، 25 اور 26 دسمبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

خطبہ جمعہ: 25 جون 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کا ذکر چل رہا تھا۔ زید بن اسلم روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے ساتھ مدینے سے تین مِیل کے فاصلے پر صرار نامی جگہ پر تھے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ کوئی مسافر ہیں جنہیں رات اور سردی نے روک رکھا ہے۔ وہ ان کے قریب گئے تو دیکھا کہ ایک عورت کے ساتھ اُس کے کچھ بچے ہیں اور ایک ہنڈیا آگ پر چڑھی ہوئی ہے۔ بچے بھوک کی وجہ سے بلک بلک کر رو رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اس عورت سے بچوں کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ آپؓ نے پوچھا کہ اس ہنڈیا میں کیا چیز ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ اس میں صرف پانی ہے اور اس کے ذریعے میں بچوں کو دلاسا دے رہی ہوں تاکہ وہ سو جائیں۔ اللہ ہمارے اور عمرؓ کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ آپؓ نے فرمایا خاتون! اللہ تم پر رحم کرے عمرؓ کو تمہاری حالت کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ اس عورت نے کہا عمرؓ ہمارے اُمور کے نگران ہیں اور ہم سے غافل ہیں۔ اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مکّے اور مدینے کے درمیان کئی سرائے خانے بنوائے تھے جہاں مسافروں کی ضرورت کی ہر شے میسر تھی۔ آپؓ تیزی سے چلتے ہوئے اناج کے ایک گودام پہنچے اور ایک بورا اناج اور ایک ڈبہ چکنائی کا لے کر فرمایا کہ یہ مجھے اٹھوا دو۔ مَیں نے عرض کی کہ آپ کی جگہ مَیں اٹھا لیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تیرا بھلا ہو کیا قیامت کے دن بھی میرا بوجھ تم اٹھاؤ گے۔ اس کے بعد آپؓ وہ بورا اٹھا کر تیزی سے اس عورت کے پاس واپس پہنچے۔ کھانا تیار کرنے میں اس غریب عورت کی مدد کی اور تب تک وہیں ٹھہرے رہے جب تک بچے پیٹ بھر کر کھانا کھا کر سو نہ گئے۔

اسلام جہاں غریبوں کی خبر گیری کا حکم دیتا ہے وہاں سوال کرنے سے بھی لوگوں کو روکتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک سائل کو دیکھا کہ اس کی جھولی آٹے سے بھری ہوئی تھی اور وہ پھر بھی مانگ رہا تھا۔ آپؓ نے اس سے آٹا لے کر اونٹوں کے آگے ڈال دیا اور فرمایا اب مانگ۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات حضرت عمرؓ دورہ کر رہے تھے تو آپؓ نے ایک عورت کو عشقیہ شعر پڑھتے ہوئے سنا۔ آپؓ نے تحقیق کروائی تو معلوم ہوا کہ اس کا خاوند فوج میں ہے اور مدت سے باہر گیا ہوا ہے۔ اس پر آپؓ نے حکم دیا کہ کوئی سپاہی چار ماہ سے زیادہ باہر نہ رہے۔ اسی طرح ایک رات حضرت عمرؓ مدینے کے بیرونی حصّے میں تھے۔ ایک خیمے سے کسی عورت کی دردِ زِہ کے سبب تکلیف دہ آوازیں سنائی دیں۔ آپؓ نے اس عورت کا حال دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ مَیں مسافر، پردیسی ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ واپس گھر تشریف لائے، اپنی اہلیہ حضرت اِمِ کلثوم بنت علی اور زچگی کی ضرورت کا سامان لیا نیز آٹا اور چربی وغیرہ لے کر اس عورت کے پاس پہنچے۔ آپؓ اس کے خاوند کے ساتھ باہر بیٹھے تھے کہ حضرت اِمِ کلثوم نے آکر بتایا کہ اے امیر المومنین! اپنے ساتھی کو لڑکے کی خوش خبری دے دیں۔ جب اس شخص نے 'امیر المومنین' کے الفاظ سنے تو اسے علم ہوا کہ آپ حضرت عمرؓ ہیں۔ ایک بہت بڑے عیسائی قبیلے کا سردار جبلہ بن ایہم مسلمان ہوا اور حج کے موقع پر کسی غریب مسلمان کا پاؤں اس کے پاؤں پر پڑ گیا۔ جبلہ نے غصّے میں آکر اسے تھپڑ دے مارا۔ کسی شخص نے جبلہ کو بتایا کہ حضرت عمرؓ اس مسلمان کا بدلہ تم سے لیں گے۔ یہ سن کر جبلہ حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور پوچھا کہ اگر کوئی بہت بڑا آدمی کسی چھوٹے آدمی کو تھپڑ مار دے تو آپ کیا کیا کرتے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا اسلام میں چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں۔ پھر آپؓ نے پوچھا کہ جبلہ! کہیں تم ہی تو یہ غلطی نہیں کر بیٹھے۔ اس پر جبلہ نے جھوٹ بول دیا اور کہا کہ مَیں تو ویسے ہی ایک بات پوچھ رہا تھا۔ یہ کہہ کر وہاں سے اٹھا اور اپنی قوم سمیت مرتد ہو گیا اور اسلامی حکومت کے خلاف رومی جنگ میں شامل ہوا لیکن حضرت عمرؓ نے اس کی پروا نہیں کی۔

حضور انور نے فرمایا یہ وہ مساوات تھیں جو اسلامی حکومتوں نے قائم کیں اور آج کی اسلامی حکومتوں کے لیے بھی یہ سبق ہے۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چار مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:......☆......☆......☆......

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد:18

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسر اُن کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔“ (خطبہ جمعہ: 18 جون 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 408)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ آن لائن کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ اُردو نہ جاننے والے دوست انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کی جلدوں کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد (18) 700 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل سات کتب شامل ہیں۔

(1) اعجاز المسیح:

یہ تصنیف لطیف فروری 1901ء کو شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 18 کے صفحہ 1 تا 204 پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حق و باطل میں امتیاز کرنے کے لئے لاہور میں ایک جلسہ کرکے اور قرعہ اندازی کے طور پر قرآن شریف کی کوئی سورۃ نکال کر بعد دعا چالیس آیات کے حقائق اور معارف فصیح و بلیغ عربی میں سات گھنٹے کے اندر لکھنے کے لئے تمام علماء کو عموماً اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو خصوصاً دعوت دی تھی۔ مگر کسی نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا اور نہ ہی پیر مہر علی شاہ صاحب نے اس اعجازی مقابلہ یعنی بالمقابل قرآنی آیات کی فصیح و بلیغ عربی میں تفسیر لکھنے کی دعوت قبول کی تھی۔ لیکن بغیر اطلاع دیئے لاہور پہنچ کر اور مباحثہ کی شرط لگا کر اُس نے لوگوں کو یہ دھوکا دیا تھا کہ گویا وہ بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے تیار ہیں۔ تب حضرت مسیح موعودؑ نے تفسیر لکھنے کیلئے (70) دن یعنی 15/ دسمبر 1900ء سے 25/ فروری 1901ء میعاد مقرر فرمایا۔ اسی وعدہ کے موافق اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خاص تائید سے حضرت اقدس علیہ السلام نے مدت معیّنہ کے اندر 23/ فروری 1901ء کو ”اعجاز المسیح“ کے نام سے فصیح و بلیغ عربی زبان میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر شائع کردی۔ جس کی مثل پیر گولڑوی کو اور نہ عرب و عجم کے کسی اور ادیب فاضل کو لکھنے کی جراٴت ہوئی۔ اسی طرح اس کتاب کے سرورق پر آپ نے بطور تحدی فرمایا کہ یہ ایک لاجواب کتاب ہے۔ وَ مَنْ قَامَ لِلْجَوَابِ وَ تَنَمَّرَ۔ فَسَوْفَ یَرٰی اَنَّہٗ تَنَدَّمَ وَ تَذَمَّرَ کہ جو شخص بھی غصہ میں آکر اس کتاب کا جواب لکھنے کے لئے تیار ہوگا وہ نادم ہوگا

اور حسرت کے ساتھ اس کا خاتمہ ہوگا۔ چنانچہ ایک مولوی محمد حسن فیضی ساکن موضع بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم مدرس مدرسہ نعمانیہ واقع شاہی مسجد لاہور کا خاتمہ ایسا ہی ہوا۔

(2) ایک غلطی کا ازالہ: یہ تصنیف لطیف 5 نومبر 1901ء کو بطور ایک اشتہار شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 18 کے صفحہ 205 تا 216 پر مشتمل ہے۔ یہ ایک اہم رسالہ ہے جس میں اصولی طور پر اس اختلاف کا حل پیش کیا گیا ہے جو بظاہر آپ کی 1901ء سے پہلے کی تحریروں اور 1901ء کے بعد کی تحریروں میں اپنی نبوت کے متعلق نظر آتا ہے۔ 1901ء سے پہلے آپ نے بکثرت اپنے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور 1901ء کے بعد بکثرت اپنے نبی ہونے کا اقرار کیا ہے۔ اس تناقض کو حضرت مسیح موعودؑ نے خود تسلیم فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

''یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے **براہین احمدیہ** میں مَیں نے لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح مَیں ہی ہوں۔ اِس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا۔......لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تُو ہی ہے...... اِسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو مَیں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 152 تا 154)

(3) دافع البلاء: یہ تصنیف لطیف اپریل 1902ء میں شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 18 کے صفحہ 217 تا 244 پر مشتمل ہے۔

یہ رسالہ آپ نے اپریل 1902ء میں شائع فرمایا جب کہ پنجاب میں طاعون کا بہت زور تھا اس رسالہ میں طاعون سے متعلق آپ نے ان الہامات کا ذکر فرمایا ہے جن میں طاعون کی وباء کے پھیلنے کے متعلق پیشگوئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ طاعون دنیا میں اس لئے آئی ہے کہ خدا کے مسیح کا نہ صرف انکار کیا گیا بلکہ اس کو دُکھ دیا گیا۔ اس کے قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ اس کا نام کافر اور دجّال رکھا گیا۔ اور پہلی کتابوں میں پیشگوئی پائی جاتی تھی کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت سخت طاعون پڑے گی۔ اور فرمایا کہ اس کا یقینی علاج تو یہی ہے کہ اس مسیح کو سچے دل اور اخلاص سے قبول کیا جائے اور اپنی زندگیوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کی جائے نیز وحیٔ الٰہی کی بناء پر آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادیان کو خوفناک تباہی سے (70) برس تک محفوظ رکھے گا اور کوئی مخالف اپنے کسی مقام کے بارے میں ایسا اعلان نہیں کر سکتا اگر کوئی کرے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن کسی مخالف کو ایسا اعلان کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور پہلی کتب کی پیشگوئیوں کے مطابق طاعون کی وباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ثابت ہوئی۔

(4) الھدیٰ: یہ کتاب 12 جون 1902ء کو شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 18 کے صفحہ 245 تا 376 پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء ہند کے تعصب اور انکارِ حق پر اصرار کو دیکھ کر شام اور مصر وغیرہ کے علماء کی طرف توجّہ فرمائی اور مصر کے بعض علماء اور مدیرانِ جرائد و مجلّات کو **اعجاز المسیح** کے چند نسخے ارسال کئے۔ **مناظر** اور **الھلال** کے مدیران نے تو اس کی فصاحت و بلاغت کی بہت تعریف کی مگر الشیخ محمد رشید رضا نے لکھ دیا کہ کتاب سہو و خطا سے بھر پور ہے۔ جس پر منشاء الٰہی کے تحت آپؑ نے الھدیٰ کتاب تالیف کر کے اُنہیں بھجواتے ہوئے چیلنج کیا کہ اگر منار نے اس کا جواب خوب دیا اور عمدہ ردّ کیا تو مَیں اپنی کتابیں

جلادوں گا۔ جب کتاب شائع ہوئی اور اس کا ایک نسخہ شیخ رشید رضا صاحب کو بھی ہدیۃً بھجوایا گیا تو انہوں نے الھدیٰ سے قبرِ مسیح سے متعلق مضمون کا بہت سا حصہ نقل کر کے جو مسیحؑ کی کشمیر کی طرف ہجرت سے متعلق تھا اپنے رسالہ المنار میں نقل کر کے لکھا کہ ایسا ہونا عقلاً ونقلاً مستبعدنہیں ہے۔ بعد میں شیخ رشید رضا نے اپنے رسالہ المنار میں یہ ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ''سیھزم فلایری'' میں اس کی موت کی پیشگوئی کی تھی جو غلط نکلی حالانکہ اِس میں کوئی موت کی پیشگوئی نہ تھی بلکہ یہ پیشگوئی تھی کہ ایڈیٹر المنار، الھدیٰ جیسی فصیح وبلیغ کتاب لکھنے کی توفیق نہیں پائے گا ایسا ہی ہوا اور اُنہیں جواب لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔

(5)نزول المسیح: یہ تصنیف لطیف اپریل 1902ء میں شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد18 کے صفحہ 377 تا620 پر مشتمل ہے۔

پیر مہر علی شاہ کی طرف سے ایک کتاب سیف چشتیائی شائع ہوئی جس میں اُس نے ''اعجاز المسیح'' کے بالمقابل تفسیر لکھنے کی بجائے بیہودہ نکتہ چینیاں کی تھیں اور اعجاز المسیح کے چند فقروں کے متعلق لکھا تھا کہ سرقہ کئے گئے ہیں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب نے اپنی کتاب سیف چشتیائی میں جو اعجاز المسیح اور شمس بازغہ پر نکتہ چینیاں اور اعتراضات کئے تھے وہ درحقیقت مولوی محمد حسن فیضی کے نوٹوں کی ہوبہو نقل تھے اس کی اطلاع میاں شہاب الدین اور مولوی کرم دین سکنہ بھیں نے خطوط کے ذریعہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو دی اس طرح پیر مہر علی شاہ صاحب خود سارق ثابت ہوئے۔ نزول المسیح جولائی، اگست 1902ء میں لکھی گئی تھی لیکن مولوی کرم دین صاحب کے خطوط اس میں شائع ہونے کی وجہ سے انہوں نے مقدمہ دائر کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ فیصلہ ہونے تک کتاب شائع کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ یہ کتاب بعد میں اگست 1909ء میں شائع ہوئی۔

(6) گناہ سے نجات کیوں کر مل سکتی ہے: یہ مضمون روحانی خزائن جلد 18 کے صفحہ 621 تا652 رمشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا یہ مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے پہلے شمارہ جنوری 1902ء میں حضور کے نام کے بغیر شائع ہوا تھا۔ طرز تحریر اور مضمون کی اندرونی اور بیرونی شہادات سے ثابت ہے کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا ہی تحریر فرمایا ہوا ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے پہلے شمارہ (اشاعت 20رجنوری 1902ء) میں بھی یہ مضمون شامل ہے۔ اس رسالہ کی اشاعت کے چار دن بعد ایڈیٹر الحکم نے اپنے اخبار کی 24رجنوری 1902ء کی اشاعت میں ریویو کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ ''میگزین کے مضامین کے متعلق کہ وہ کیسے ہیں؟ ہمیں بغیر اس کے اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کہ **حضرت مسیح موعودؑ کے قلم سے نکلے ہوئے ہیں**۔'' اس کے بعد انہوں نے اس رسالہ میں شائع ہونے والے مضامین کی مکمل فہرست دی ہے جس میں تیسرے نمبر پر اس مضمون کا ذکر ہے اور پھر لکھا ہے کہ:۔''مندرجہ بالا مضامین جو سب کے سب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے قلم سے نکلے ہیں کو لئے ہوئے پہلا رسالہ شائع ہوا ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے یہ مضمون 2008ء میں روحانی خزائن میں شامل کیا گیا ہے۔

(7)عصمت انبیاء علیہم السلام: یہ مضمون روحانی خزائن جلد 18 کے صفحہ 621 تا 700 پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ پُر معارف اور معرکۃ الآراء مضمون ریویو آف ریلیجنز کے اردو شمارہ مئی 1902ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کا اصل مسودہ حضوؑر کے دست مبارک سے تحریر فرمودہ ہے جو صاحبزادہ مرزا عبدالصمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز کے پاس محفوظ ہے۔ اس قلمی مسودہ کے جو 29 صفحات ہمیں ملے ہیں ان میں مضمون مکمل نہیں ہوتا تھا چنانچہ اس کو ریویو اردو مئی 1902ء سے مکمل کیا گیا ہے۔ حوالہ کے لئے صفحہ کے باہر ریویو کے صفحات کا نمبر درج ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے یہ مضمون 2008ء میں روحانی خزائن میں شامل کیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

قرآن کریم کی تدوین اور طباعت
تاریخی حقائق کی روشنی میں

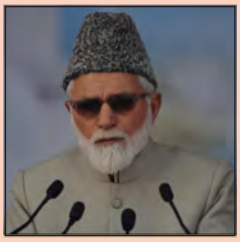

﴿محمد عنایت اللہ۔ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن، وقف عارضی﴾

قرآن مجید سماوی کتب میں آخری اور مکمل کتاب ہے۔اس آخری کتاب کا یہ امتیاز ہے کہ یہ کتاب دعاوی کو دلیل کے ساتھ پیش کرتی ہے۔اسکا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔جو حضرت محمد رسول ﷺ پر بصورت وحی نازل ہوا۔اور وحی کے نزول کا یہ سلسلہ آپ کی تیئس سالہ نبوّت کی زندگی پر پھیلا ہوا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی ابتداء ہی الہام سے ہوئی۔اور قرآن مجید کا آخری حصہ اُس وقت نازل ہوا جب کہ آپ کی وفات بالکل قریب تھی۔

قرآن کریم کی روزانہ کی اوسط: قرآن مجید سابقہ تمام سماوی کتب کا مجموعہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی دعویدار ہے کہ اس نے آئندہ زمانوں کے لئے قیامت تک کے بنی نوانسان کو پیش آنے والے مسائل کا حل بتایا ہے چنانچہ قرآن مجید کے ہوتے ہوئے اب آئندہ قیامت تک کسی شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اس آخری شریعت کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) کے بڑے زوردار الفاظ میں اپنے ذمہ لی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ہر ہر حرف اور ہر ہر لفظ کو محفوظ کرنے کے لئے اُسے بہت ہی آہستہ آہستہ نازل فرمایا۔یہ بات درست ہے کہ بعض ایام میں ایک ہی وقت میں متعدد آیات اکٹھی نازل ہوجاتی تھیں۔اور یہ بھی درست ہے کہ قرآن مجید کے نزول میں ناغے بھی آجاتے تھے۔قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصنیف لطیف سیرت خاتم النبیین کے اپنے تفصیلی بیان میں رقم فرمایا ہے کہ۔

”نبوّت کے مجموعی ایّام کے مقابلہ پر قرآنی آیات کی مجموعی تعداد کو رکھ کر دیکھا جائے تو روزانہ نزول کی اوسط ایک آیت سے بھی کم بنتی ہے۔کیونکہ جہاں آپؐ کی نبوّت کے ایّام کم وبیش (7970) سات ہزار نوسوستر بنتے ہیں، وہاں قرآنی ایات کی تعداد صرف (6236) چھ ہزار دوسو چھتیس ہے اور چونکہ قرآنی الفاظ کی مجموعی تعداد ستتر ہزار نوسو چونتیس (77934) ہے۔اس لئے فی آیت بارہ (12) الفاظ کی اوسط ہوئی۔جس سے روزانہ نزول کی اوسط کم وبیش نو (9) لفظ سمجھی جاسکتی ہے۔ان اعداد وشمار سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف بہت ہی آہستہ آہستہ

41واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 22، 23اور 24/اکتوبر 2021ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات کے ملکی اجتماع کیلئے مورخہ 22، 23اور 24/اکتوبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری کی درخواست کرنے پر ارشاد فرمایا ہے کہ **”اگر اس وقت تک حالات ٹھیک ہوجائیں تو کرلیں“**۔اراکین مجلس انصاراللہ سے دعا کی درخواست ہے کہ جلد از جلد حالات ٹھیک ہوجائیں اور ملکی اجتماع اپنی روایتی شان کے ساتھ مذکورہ بالا تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہو۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔(صدر مجلس انصاراللہ بھارت قادیان)

نازل ہوا تھا...قرآن شریف کبھی بھی ایک وقت میں اتنی مقدار میں نازل نہیں ہوا کہ اُسے لکھ کر محفوظ کرنے یا ساتھ ساتھ یاد کرتے جانے میں کوئی مشکل محسوس ہوئی ہو۔‘‘ (سیرت خاتم النبیین صفحہ 6)

قرآن کریم کا ضبط تحریر میں لانا: قرآن مجید کو تاقیامت تغیّر وتبدّل سے محفوظ کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں جو مبارک طریق اختیار فرمایا، اس کا ذکر فرماتے ہوئے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ رقم فرماتے ہیں۔

’’آنحضرت ﷺ کا یہ طریق تھا کہ جو جو آیات قرآن شریف کی نازل ہوتی جاتی تھیں انہیں ساتھ ساتھ لکھواتے جاتے اور خدائی تفہیم کے مطابق اُن کی ترتیب بھی خود مقرر فرماتے جاتے تھے۔ اس بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل حدیث بطور مثال پیش کی جاسکتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ شَیْئٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ کَانَ یَکْتُبُ فَیَقُوْلُ ضَعُوْا ھٰؤُلَآءِ الْاٰیَاتِ فِیْ سُوْرَۃِ الَّتِیْ یَذْکُرُ فِیْھَا کَذَا وَ کَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَیْہِ الْاٰیَۃُ فَیَقُوْلُ ضَعُوْا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فِی السُّوْرَۃِ الَّتِیْ یَذْکُرُ فِیْھَا کَذَا کَذَا۔

(ترمذی و ابوداؤد و مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ ابواب فضائل القرآن)

یعنی حضرت ابن عباس جو آنحضرت ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان خلیفہ ثالث (جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کاتب وحی رہ چکے تھے) فرمایا کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ پر جب کوئی آیات اکٹھی نازل ہوتی تھیں تو آپؐ اپنے کاتبانِ وحی میں سے کسی کو بلا کر ارشاد فرماتے تھے کہ ان آیات کو فلاں سورۃ میں فلاں جگہ لکھو اور اگر ایک ہی آیت اُترتی تھی تو پھر بھی اسی طرح کسی کاتبِ وحی کو بُلا کر اور جگہ بتا کر اسے تحریر کروا دیتے تھے۔‘‘ (سیرت خاتم النبیین صفحہ 6)

کاتبانِ وحی کی خدمات: قرآن مجید کو من وعن ایسے رنگ میں محفوظ کرنے کے لئے کہ تاقیامت وہ انسانی ہاتھوں کی دست وبرد سے بچا رہے اور اُسکی تدوین بطریق احسن ہو۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو خدام عطا ہوئے اُن کا اور انکی خدمات کا ذکر فرماتے ہوئے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

’’جن صحابہ سے کاتب وحی کا کام لیا جاتا تھا اُن کے نام اور حالات تفصیل وتعیین کے ساتھ تاریخ میں محفوظ ہیں۔ اُن میں سے زیادہ معروف صحابہ یہ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ زبیر بن العوام۔ شرجیل بن حسنہؓ۔ عبداللہ بن رواحہؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ اور زید بن ثابتؓ۔ اس فہرست سے ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ابتدائے اسلام سے ہی ایک معتبر جماعت قرآنی وحی کے قلمبند کرنے کے لئے میسّر رہی تھی اور اس طرح قرآن شریف نہ صرف ساتھ ساتھ تحریر میں آتا گیا تھا بلکہ ساتھ ہی ساتھ اس کی موجودہ ترتیب بھی جو بعض مصالح کے ماتحت نزول کی ترتیب سے جُداء رکھی گئی ہے قائم ہوتی گئی تھی۔‘‘ (سیرت خاتم النبیین صفحہ 7)

قرآن کریم مصحف کی شکل میں: حضرت قمر الانبیاء فرماتے ہیں۔

’’آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جبکہ نزولِ قرآن مکمل ہو چکا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اوّل نے حضرت عمرؓ کے مشورہ سے زید بن ثابت انصاری کو جو آنحضرت ﷺ کے کاتبِ وحی رہ چکے تھے حکم فرمایا کہ وہ قرآن شریف کو ایک باقاعدہ مصحف کی صورت میں اکٹھا لکھوا کر محفوظ کر دیں۔ چنانچہ زید بن ثابت نے بڑی محنت کے ساتھ ہر آیت کے متعلق زبانی اور تحریری ہر دو قسم کی پختہ شہادت مہیّا کر کے اسے ایک باقاعدہ مصحف

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)
طالبِ دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل وعیال
M/S:BASHEER & COMPANY VADDEMAN, H.O. HYDERABAD (T.S.)

کی صورت میں اکٹھا کر دیا۔اس کے بعد جب اسلام مختلف ممالک میں پھیل گیا تو پھر حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث کے حکم سے زید بن ثابت کے جمع کردہ نسخہ کے مطابق قرآن شریف کے متعدد و مستند کا پیاں لکھوا کر تمام اسلامی ممالک میں بھجوادی گئیں‘‘۔(بخاری کتاب فضائل القرآن باب کتاب النبیؐ۔بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ 7)

قرآن کریم حفظ کرنے کا انتظام: آئندہ زمانوں میں قرآن مجید کو تغیّر و تبدّل سے محفوظ کرنے نیز یہ کہ اُسکی تدوین اور طباعت میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آئے۔ بآسانی سے تدوین وطباعت من وعن عمل میں آسکے اس کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے ان الفاظ میں وعدہ فرمایا۔اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (القیامہ:17) یعنی یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔چنانچہ آپ ﷺ نے اس تعلق سے جو ایک بہت مبارک طریق کار اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں اختیار فرمایا وہ قرآن مجید کو حفظ کروانے کا طریق تھا۔چنانچہ اس تعلق سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ۔

’’دوسری طرف قرآن شریف کے حفظ کرانے کا ایسا انتظام تھا کہ اسکے نزول کے ساتھ ساتھ صحابہ کی ایک جماعت اُسے مقرر کردہ ترتیب کے مطابق حفظ کرتی جاتی تھی اور گو جزوی طور پر حفظ کرنے والوں کی تعداد تو بہت زیادہ تھی مگر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں سارے قرآن کے حافظ بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔جن میں سے کم از کم چار ایسے تھے جن کو آنحضرت ﷺ نے خود تجربہ کر کے اور ہر طرح قابل اعتماد پا کر دوسرے صحابہ کی تعلیم کے لئے مقرر فرمایا تھا(بخاری فضائل القرآن) اور آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد تو جبکہ قرآن شریف مکمل ہو کر ایک مصحف کی صورت میں آچکا تھا حفاظ قرآن کی تعداد نے ایک حیرت انگیز رفتار کے ساتھ ترقی کی کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں صرف ایک جگہ کی اسلامی فوج میں تین سو سے زائد حافظ قرآن موجود تھے‘‘

(کنزالعمال باب فی القرآن فصل فی فضائل القرآن بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ 7)

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں۔

’’اِن اسباب کے نتیجہ میں جن کے پیچھے خدائی حفاظت کا ہاتھ کام کر رہا تھا،ابتدائے اسلام سے ہی قرآن شریف کا متن ہر قسم کی تحریف اور دست بُرد کے خطرہ سے محفوظ ہو گیا تھا۔اور اس زمانہ کے بعد تو اس کے مستند نسخے اس طرح مختلف ممالک میں پھیل گئے اور حفاظِ قرآن کی تعداد اتنی زیادہ ہوگئی کہ تحریف کا امکان ہی باقی نہیں رہا۔اور جیسا کہ دوست و دشمن سب نے تسلیم کیا ہے کہ اس بات میں ذرّہ بھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ آج کا قرآن بغیر کسی زیر وزبر کے فرق کے وہی ہے جو آج سے تیرہ سو سال قبل آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا تھا۔‘‘ (سیرت خاتم النبیین صفحہ 7)

عیسائی محققین کے شواہد: قرآن مجید کے ہر قسم کی دست بُرد کے خطرہ سے محفوظ ہونے اور اسکی تدوین وطباعت کی شفافیت بارے جو گواہیاں عیسائی محققین کی آراء سے ملتی ہیں حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اُن کو اپنی تصنیف سیرت خاتم النبیین میں رقم فرمایا ہے اُن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(1) سرولیم میور لکھتے ہیں:۔

’’دنیا کے پردے پر غالباً قرآن کے سوا کوئی اور کتاب ایسی نہیں جو

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دعا:سیٹھ محمد زبیر حیدرآباد

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

بارہ سو سال کے طویل عرصہ تک بغیر کسی تحریف اور تبدیلی کے اپنی اصلی صورت میں محفوظ رہی ہو۔'' پھر لکھتے ہیں۔''اس بات کی پوری پوری اندرونی اور بیرونی ضمانت موجود ہے کہ قرآن اب بھی اُسی شکل و صورت میں ہے جس میں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اُسے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا'' پھر لکھتے ہیں:۔''ہم یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لے کر آج تک اپنی اصلی اور غیر محرّف صورت میں چلی آئی ہے۔''

(لائف آف محمد دیباچہ صفحہ 21،25،26 بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ 8)

(2) ''نولڈکی جو جرمنی کا ایک نہایت مشہور عیسائی مستشرق گذرا ہے اور جو اس فن میں گویا استاد مانا گیا ہے قرآن شریف کے متعلق لکھتا ہے کہ:۔ ''آج کا قرآن بعینہ وہی ہے جو صحابہ کے وقت میں تھا'' پھر لکھتا ہے۔ ''یورپین علماء کی یہ کوشش کہ قرآن میں کوئی تحریف ثابت کریں قطعاً ناکام رہی ہے۔''

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر لفظ قرآن، بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ 8)

قرآن کریم کی 7 کاپیاں: قرآن مجید کی لفظی حفاظت اسکی تدوین وطباعت کے تعلق سے بانئ تنظیم مجلس انصاراللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی معرکۃ الآراء تصنیف دیباچہ تفسیر القرآن میں فرماتے ہیں:۔

''حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں قرآن کریم کی سات کاپیاں کر کے سات ملکوں میں بھیج دی گئی تھیں اور ہر ملک کے لوگ اُن کاپیوں سے نقل کر کے اپنے لئے قرآن کریم کے نسخے تیار کرتے تھے اور لاکھوں آدمی قرآن کریم کو حفظ کرتے تھے...رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو حصہ قرآن کا نازل ہوتا تھا آپ اُس کو حفظ کر لیتے تھے اور ہمیشہ قرآن کریم کو دہراتے رہتے تھے۔اس طرح آپ ساری وحی کے کامل حافظ تھے مگر اس کے علاوہ حفاظت قرآن کریم کے....ذرائع اختیار کئے گئے تھے۔''(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 270)

مختلف ذرائع: اُن مختلف ذرائع کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

''مسلمانوں میں اور بھی بعض بڑے بڑے قرّاء تھے مثلاً زید بن ثابتؓ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں اپنی وحی لکھوایا کرتے تھے۔ابوزید تھے جن کا نام قیس ابن السکن تھا یہ انصاری تھے اور بنونجار قبیلہ میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال میں سے تھے۔اسی طرح ابودرداء انصاری بھی قرّاء میں سے تھے۔پھر حضرت ابوبکرؓ بھی قاری تھے۔چنانچہ تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شروع زمانہ سے ہی قرآن شریف حفظ کرتے چلے آ رہے تھے۔حضرت علیؓ کی نسبت بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ قرآن شریف کے حافظ تھے۔بلکہ انہوں نے قرآن شریف کے نزول کی ترتیب کے لحاظ سے قرآن لکھنے کا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد شروع کر دیا تھا۔''

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 272 تا 273)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی'' (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

* * * پروپرائٹر حمید احمد غوری * * *

فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

”نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ (حضرت عمرؓ کے لڑکے) بھی قرآن شریف کے حافظ تھے۔اور وہ قرآن کریم کے اتنے مشتاق تھے کہ ساری رات میں ایک دفعہ قرآن کریم ختم کر لیتے۔جب رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع پہنچی تو آپ نے فرمایا اِقْرَأْ فِي شَهْرٍ مہینہ میں ایک دفعہ ختم کرلیا کرو۔رات میں ایک دفعہ ختم نہ کیا کرو۔اس سے طبیعت پر بوجھ پڑ جاتا ہے۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 273)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

”تاریخ سے ثابت ہے کہ صحابہ میں سے بہت سے قرآن کریم کے حافظ تھے جیسا کہ سوانح میں واقعہ بئر معونہ کے ماتحت ذکر آ چکا ہے کہ سن 2 ہجری میں بعض قبائل کی درخواست پر رسول کریم ﷺ نے 70 آدمی لوگوں کو دین سکھانے کے لئے بھیجے تھے جو سب کے سب قرآن کریم کے حافظ تھے۔“(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 273)

استاذ الاساتذہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

”اُن چار حافظوں کے جن کو آپ نے اُستاذ الاساتذہ مقرر کیا تھا باقی لوگوں کی قرأت کا بھی امتحان لیتے رہتے تھے اور ان کی نگرانی رکھتے تھے تاکہ وہ کوئی غلطی نہ کر بیٹھیں۔

صرف ایک ہی جگہ پر نہیں صحابہ کی مختلف مجالس میں قرآن پڑھایا جاتا تھا۔حضرت امام احمدؒ اپنی کتاب میں جابر بن عبداللہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دِن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو لوگ بیٹھے ہوئے قرآن شریف پڑھ رہے تھے آپؐ نے فرمایا ہاں قرآن پڑھو اور خوب پڑھو اور اللہ کی رضا حاصل کرو۔پیشتر اس کے کہ وہ قوم آئے جو قرآن کے لفظوں کو تو صحیح پڑھے گی لیکن مزدوری اور دنیوی فائدہ کیلئے پڑھے گی۔اپنے نفس کی اصلاح کے لئے نہیں۔جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں۔ہماری اس مجلس میں نہ صرف مہاجر اور انصار تھے بلکہ عجمی اور اعرابی بھی اس میں شامل تھے۔یعنی جنگلوں کے رہنے والے اور غیر عربی لوگ بھی۔قراء کی تعداد رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں اتنی بڑھ چکی تھی کہ وہ ہزاروں کی تعداد تک پہنچ گئے تھے۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 273 تا 274)

ایک جلد میں قرآن کریم کا جمع کرنا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

”ان واقعات سے پتہ لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی قرآن کریم لکھا بھی جاتا تھا، حفظ بھی کیا جاتا تھا اور ہزاروں آدمی قرآن شریف کو شروع سے لے کر آخر تک یاد رکھتے تھے۔ جو بات اس وقت تک (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں۔ناقل) نہ ہوئی تھی وہ صرف یہ تھی کہ ایک جلد میں قرآن شریف جمع نہیں ہوا تھا۔جب یہ پانچ سو قرآن کا حافظ اس لڑائی میں مارا گیا (مسلیمہ کذاب کے ایک لاکھ سپاہیوں کے ساتھ مدینہ پر حملہ کے وقت حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں جس تیرہ ہزار سپاہیوں کے لشکر کو مقابلہ کے لئے بھجوایا اس لڑائی کا ذکر ہے۔ناقل) تو حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے اور انہیں جاکے کہا کہ ایک لڑائی میں پانچ سو حافظ قرآن مارا گیا ہے اور ابھی تو بہت سی لڑائیاں

S.A.Quader
Managing Director

Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

”مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008، انڈیا)

ہمارے سامنے ہیں۔ اگر اور حفاظ بھی مارے گئے تو لوگوں کو قرآن کریم کے متعلق شبہ پیدا ہو جائے گا اس لئے قرآن کو ایک جلد میں جمع کر دینا چاہئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پہلے تو اس بات سے انکار کیا لیکن آخر آپ کی بات مان لی۔ حضرت ابوبکرؓ نے زید بن ثابتؓ کو اس کام کے لئے مقرر کیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قرآن کریم لکھا کرتے تھے اور کبار صحابہ ان کی مدد کے لئے مقرر کئے۔ گو ہزاروں صحابہؓ قرآن شریف کے حافظ تھے لیکن قرآن شریف کے لکھتے وقت ہزاروں صحابہؓ کو جمع کرنا تو ناممکن تھا اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے حکم دے دیا کہ قرآن کریم کو تحریری نسخوں سے نقل کیا جائے اور ساتھ ہی یہ احتیاط کی جائے کہ کم سے کم دو حافظ قرآن کے اور بھی اس کی تصدیق کرنے والے ہوں۔ چنانچہ متفرق چمڑوں اور ہڈیوں پر جو قرآن شریف لکھا ہوا تھا وہ ایک جگہ پر جمع کر دیا گیا اور قرآن شریف کے حافظوں نے اس کی تصدیق کی۔ اگر قرآن شریف کے متعلق کوئی شبہ ہو سکتا ہے تو محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور اس وقت کے درمیانی عرصہ کے متعلق ہو سکتا ہے۔ مگر کیا کوئی عقلمند یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ جو کتاب روزانہ پڑھی جاتی تھی اور جو کتاب ہر رمضان میں اونچی آواز سے پڑھ کر دوسرے مسلمانوں کو حفاظ سناتے تھے اور جس ساری کی ساری کتاب کو ہزاروں آدمیوں نے شروع سے لے کر آخر تک حفظ کیا ہوا تھا اور جو کتاب گو ایک جلد میں اکٹھی نہیں کی گئی تھی۔ لیکن بیسیوں صحابہ اس کو لکھا کرتے تھے۔ اور ٹکڑوں کی صورت میں لکھی ہوئی وہ ساری کی ساری موجود تھی اُسے ایک جلد میں جمع کرنے میں کسی کو دِقت محسوس ہو سکتی تھی۔ اور پھر کیا ایسے شخص کو دقت ہو سکتی تھی جو خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن کی کتابت پر مقرر تھا اور اُس کا حافظ تھا۔ اور جبکہ قرآن روزانہ پڑھا جاتا تھا۔ کیا یہ ہو سکتا تھا کہ اس جلد میں کوئی غلطی ہو جاتی اور باقی حافظ اس کو پکڑ نہ لیتے۔ اگر اس قسم کی شہادت پر بھی شبہ کیا جائے تو پھر دنیا میں کوئی دلیل باقی نہیں رہتی۔ حق یہ ہے کہ دنیا کی کوئی تحریر ایسے تواتر سے دنیا میں قائم نہیں جس تواتر سے قرآن شریف قائم ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں یہ شکایت آئی کہ مختلف قبائل کے لوگ مختلف قراءتوں کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھتے ہیں اور غیر مسلموں پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم کے کئی نسخے ہیں...پس اس فتنہ سے بچانے کے لئے حضرت عثمانؓ نے یہ تجویز فرمائی کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جو نسخہ لکھا گیا تھا اس کی کاپیاں کروائی جائیں اور مختلف ملکوں میں بھیج دی جائیں اور حکم دے دیا جائے کہ بس اسی قراءت کے مطابق قرآن پڑھنا ہے۔ اور کوئی قراءت نہیں پڑھنی...حضرت عثمانؓ نے ان حرکات کے ساتھ قرآن شریف کو لکھ کر جو مکہ کی زبان کے مطابق تھیں سب ملکوں میں کاپیاں تقسیم کر دیں۔ اور آئندہ کے متعلق حکم دے دیا کہ سوائے مکی لہجہ کے اور کسی قبائلی لہجہ میں قرآن شریف نہ پڑھا جائے۔ اس امر کو نہ سمجھنے کی وجہ سے یورپ کے مصنف اور دوسری قوموں کے مصنف ہمیشہ یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے کوئی نیا قرآن بنا دیا تھا۔ یا عثمانؓ نے کوئی نئی تبدیلی قرآن کریم میں کر دی تھی۔ لیکن حقیقت وہ ہے جو مَیں نے اوپر بیان کی۔ وہ مصنف اپنے خیال میں قرآن شریف پر

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
و فیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے"
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

بڑا بھاری اعتراض کرتے ہیں اور وہ لوگ جو عربی زبان سے واقف ہیں اور قرآن کریم کی تاریخ سے آگاہ ہیں وہ اُن کے اعتراض کو پڑھ کر اُن کی جہالت پر ہنستے ہیں''۔(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 274 تا 276)

ہر شخص کے پاس قرآن شریف کا نسخہ موجود ہونا کرنا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

''یہ بات ثابت کر چکنے کے بعد کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک قرآن کریم اُسی شکل میں موجود تھا جس شکل میں رسول کریمؐ پر نازل ہوا۔اب مَیں یہ بتاتا ہوں کہ حضرت عثمانؓ کے بعد یہ تواتر اور بھی زیادہ مضبوط ہوگیا حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم کے نسخے مختلف مما لک میں پھیلا دیئے تو اُن سے اتنی نقلیں کی گئیں اور اس کثرت سے قرآن کریم پھیلا کہ قریباً ہر تعلیم یافتہ آدمی کے پاس قرآن کریم موجود ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان لڑائی ہوئی تو اس کے متعلق تاریخوں میں آتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کے تمام سپاہیوں نے قرآن شریف اپنے نیزوں پر لٹکا کر یہ نعرے لگائے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن فیصلہ کرے گا۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں قریباً ہر فردِ بشر کے پاس قرآن شریف کا نسخہ ہوتا تھا''۔(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 276)

تکمیل اشاعت کا دور:

قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے 2 دور بیان فرمائے ہیں ۔پہلی بعثت کے تعلق سے فرمایا کہ وہ امیین میں ہوگی۔ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔(الجمعة: 3) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت کے بارے میں فرمایا کہ یہ بعثت بعد میں آنے والوں میں ہوگی۔وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۔(الجمعة:4)بعد میں آنے والے جو صحابہ ہی کی جماعت ہوگی۔ اُن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت آپ کے بروز کی شکل میں ہوگی۔ دوسری بعثت کے دور کے تعلق سے یہ خبر دی کہ يُوْشِكُ أَنْ يَّأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اِسْمُهٗ، وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهٗ ۔کہ اس دور میں اسلام نام کا رہ جائے گا۔ اور قرآن کریم رسمی طور پر پڑھا جائے گا۔(بیھقی فی شعب الایمان)

اسکے ساتھ ساتھ اُس بروز کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عظیم الشان خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاۤءِ۔(بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعۃ) کہ ایمان اور قرآن لوگوں کے دلوں سے نکل کر چاہے ثریا

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دعا:سیٹھ محمد زبیر حیدر آباد

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*

BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
TENDU PATTAANDTOBA CO SUPPLIER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

ستارے پر بھی جاچکا ہو آنحضرت ﷺ کا بروز اور اس کے ساتھ ایمان اور قرآن کو وہاں سے بھی اُتار لا کر پھر لوگوں کے دِلوں میں اُسے قائم فرمائے گا۔غرضیکہ قرآن کریم کی کمال رنگ میں اشاعت وطباعت کو آنحضرت ﷺ نے اپنی دوسری بعثت میں فرمایا ہے کہ ہوگی۔سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے بروز کے طور پر مبعوث فرمایا ہے۔آپ اپنی تصنیف لطیف ’’تحفہ گولڑویا‘‘ میں فرماتے ہیں۔

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو بعث مقدر تھے۔(1)ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے (2) دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کیلئے.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے اور آپ کی شریعت تمام دنیا کے لئے عام تھی اور آپ کی نسبت فرمایا گیا تھا وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب:41) اور نیز آپ کو یہ خطاب عطا ہوا تھا۔قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَا(الاعراف:159) سو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدمؑ سے حضرت عیسیٰ تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں لیکن مضمون آیت قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا(الاعراف:159) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہیں ہو سکا کیونکہ کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیاء اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادی دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا۔بلکہ اُس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتہ بھی نہیں لگا تھا اور

100 سال قبل اگست 1921ء

حضرت مصلح موعودؓ کشمیر میں:

یکم اگست 1921ء کو بعد نماز عصر مع تمام اہل بیت حضرت مسیح ناصری کے مدفنِ مبارک کی زیارت کے لئے محلہ خان یار میں تشریف لے گئے۔وہاں حضور نے بہت دیر تک دعا کی اور روضہ کے محافظ کو اس کی مرمت کیلئے پانچ روپے دیئے۔اس کے بعد حضور جامع مسجد دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔یہ بہت وسیع اور فراخ مسجد ہے۔یہ خانہ کعبہ کی طرز پر بنائی گئی ہے۔حضور نے اس نقل پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا۔

مؤرخہ 2 کو حضور تین بجے کشتی میں بیٹھ کر نسیم باغ اور حضرت بل تشریف لے گئے۔اور وہاں سے ساڑھے دس بجے رات کو واپس آئے۔مؤرخہ 7 کو تین بجے کے قریب حضور مع تمام قافلہ بخیریت اسلام آباد پہنچ گئے۔مؤرخہ 11 کو صبح ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ٹانگوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر حضور مع تمام قافلہ کے آسنور کو روانہ ہو گئے۔موضع کنج پورہ کے احمدی احباب نے حضور کے کھانے اور تقریر کا اہتمام کیا ہوا تھا۔اس لئے حضور راستہ میں دو اڑھائی گھنٹہ کیلئے ٹھہر گئے۔کھانے کے بعد حضور نے ایک گھنٹہ سے زیادہ تقریر فرمائی۔غیر احمدیوں کی ایک خاصی تعداد جمع تھی۔آسنور کی جماعت نے نہایت خوشی اور اخلاص اور محبت سے حضور کا استقبال کیا۔ظاہری خوشنمائی کے لحاظ سے علاقہ آسنور کشمیر کے بہترین علاقوں میں سے ہے۔قریباً گیارہ بجے کے بعد حضور تمام قافلہ کے ساتھ مع الخیر مکان میں اترے۔مؤرخہ 12 کو حضور نے مسجد احمدیہ میں جمعہ پڑھایا۔اور جماعت کو چند نصائح فرمائیں۔

(الفضل 22اگست 1921ء صفحہ 1تا2)

’’درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے‘‘
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام) (رسالہ الوصیت، رخ جلد 20 صفحہ 307)

::منجانب::
شیخ غلام احمد

BHADRAK
ODISHA
Ph.09437060325

::طالبِ دُعا::
شیخ غلام مسیح، زیب النساء

دُوردَراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے۔ بلکہ اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دیئے جائیں جو اِس عاجز کی عمر کے ہیں تو 1257 ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے اور اس زمانہ تک امریکہ کُل اور یورپ کا اکثر حصّہ قرآنی تبلیغ اور اسکے دلائل سے بے نصیب رہا ہوا تھا بلکہ دور دور ملکوں کے گوشوں میں تو ایسی بےخبری تھی کہ گویا وہ لوگ اسلام کے نام سے بھی ناواقف تھے۔ غرض آیت موصوفہ بالا میں جو فرمایا گیا تھا کہ اے زمین کے باشندو! میں تم سب کی طرف رسول ہوں عملی طور پر اس آیت کے مطابق تمام دنیا کو ان دنوں سے پہلے ہرگز تبلیغ نہیں ہو سکی اور نہ اتمام حجّت ہوا کیونکہ وسائل اشاعت موجود نہیں تھے۔ اور نیز زبانوں کی اجنبیّت سخت روک تھی...

ایسا ہی آیت وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (الجمعة:4) اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو منھم کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں ہوگا اور اس کے دوست مخلص صحابہ کے رنگ میں ہوں گے۔ غرض اس میں کسی کو متقدمین اور متاخرین میں سے کلام نہیں کہ اسلامی اقبال کے زمانہ کے دو حصے کئے گئے۔

(1) ایک تکمیل ہدایت کا زمانہ جس کی طرف یہ آیت اشارہ فرماتی ہے یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً۔ فِیۡهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ۔ (البیّنة:3،4)

(2) دوسرے تکمیل اشاعت کا زمانہ جس کی طرف آیت لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ (الصّف:10) اشارہ فرما رہی ہے.... چونکہ آنحضرت ﷺ کا دوسرا فرضِ منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن شریف کی آیت وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (الجمعة:4) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا اس وقت باعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کیلئے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔“

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 260-263)

جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ قرآن کریم کی خدمت:

چنانچہ قرآن کریم کی اشاعت اور طباعت کے فریضہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے طفیل جس کمال کے ساتھ انجام دیا اور اُسے زمین کے کناروں تک آباد قوموں میں اُن کی اپنی ہی زبانوں میں پہنچایا اس کی گواہی آپ علیہ السلام کی رقم فرمودہ کم و بیش 85 سے زائد تصانیف جو ہزار ہا صفحات پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح آپ کے مکتوبات اور اشتہارات قیامت تک گواہی دیتے رہیں گے۔ آپ علیہ السلام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کہ ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ (مشکوٰۃ کتاب الانذار والتحذیر) کے مطابق اللہ تعالیٰ کے قائم فرمودہ نظام خلافت کے تحت جو قرآن شریف کے تراجم اور تفاسیر شائع ہو رہی ہیں خصوصاً پسر موعود سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے نصف صدی سے زائد عرصہ خلافت کے دوران قرآن مجید کی اشاعت و

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

طباعت کے تعلق سے جو عظیم الشان بے نظیر کام ہوا ہے جس کے تحت دنیا کی 70 سے زیادہ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر طبع ہو چکی ہیں یہ اس امر کی شہادت ہے کہ یہ زمانہ حضرت نبی کریمؐ کا ہی زمانہ ہے جس میں آپ کے بروز قرآن مجید کی اشاعت وطباعت کے کام کو نہایت کمال کے ساتھ آگے بڑھاتے ہوئے اُسکی تکمیل کی راہ پر گامزن ہیں اور تعالیٰ جلد ایسا وقت آئیگا جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کا جھنڈا کائنات کے تمام جھنڈوں سے سربلند ان کی قیادت کرتا نظر آئیگا۔ ان شاءاللہ۔

ہماری ذمہ داریاں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاء میں تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کردیئے۔ اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں کر دیئے اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام اُمتوں میں تھے وہ اس اُمّت میں جمع کر دیئے۔ پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ان کمالات کو پالیں اور یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہئے کہ جیسے وہ عظیم الشان کمالات ہم کو دینا چاہتا ہے اسی کے موافق اس نے ہمیں قُویٰ بھی عطا کئے ہیں۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 341-340)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔'' (خطبہ جمعہ: 14 مئی 2004)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

موصیان کو تمام تحریکات میں چندہ دینا چاہیے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

''چندوں کے بارہ میں بعض جماعتوں کے بعض استفسار ہوتے ہیں جو بعض لوگوں کی طرف سے ہوتے ہیں جن کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت کردوں۔ ایک تو یہ کہ آج کل وصیت کی طرف بہت توجہ ہے۔ اور وصیت کی طرف توجہ تو ہوگئی ہے لیکن تربیت کی کافی کمی ہے۔ اس لئے بعض موصیان یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ ہم نے وصیت کی ہوئی ہے اس لئے ہم صرف وصیت کا چندہ دیں گے باقی ذیلی تنظیموں کے چندے یا مختلف تحریکات کے چندے ہم پر لاگو نہیں ہوتے۔ تو یہ واضح ہو، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر تو حالات ایسے ہوں کہ تمام چندے نہ دے سکتے ہوں تو اس کی اجازت لے لیں۔ ورنہ توقع ایک موصی سے یہ کی جاتی ہے کہ ایک موصی کا معیار قربانی دوسروں کی نسبت، غیر موصی کی نسبت زیادہ ہونا چاہئے۔ تو اگر وصیت کا صرف کم سے کم 1/10 حصہ سے دے کر باقی چندے نہیں دے رہے تو ہو سکتا ہے غیر موصی دوسرے چندے شامل کر کے موصیان سے زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ تو اس لحاظ سے واضح کردوں کہ کوئی بھی چندہ دینے والا، چاہے وہ موصی ہیں یا غیر موصی ہیں اگر توفیق ہے تو تمام تحریکات میں چندے دینے چاہئیں کیونکہ ہر تحریک اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔ پھر ایک چیز یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل مقصد چندوں کا اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے، نہ کہ پیسے اکٹھے کرنا۔ اس لئے بالکل صحیح طریق سے بغیر کسی چیز کو، اپنی آمد کو چھپائے بغیر، اپنے بجٹ بنوانے چاہئیں جو کہ سال کے شروع میں جماعتوں میں بنتے ہیں۔ اور بجٹ بہرحال صحیح آمد پہ بننا چاہئے۔ اس کے بعد اگر توفیق نہیں تو چندوں کی چھوٹ لی جاسکتی ہے۔'' (خطبہ جمعہ: 31 مارچ 2006)

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف

ضرورۃ الامام

(بطرز سوال وجواب)

از قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت

سوال 1: جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اس کی موت کیسی موت ہوتی ہے؟

جواب: حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔

سوال 2: کیا ہر ایک شخص جس کو کوئی خواب سچی آوے یا الہام کا دروازہ اس پر کھلا ہو وہ امام کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے؟

جواب: یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ امام کی حقیقت کوئی اور امر جامع اور حالت کاملہ تامہ ہے جس کی وجہ سے آسمان پر اس کا نام امام ہے۔

سوال 3: الہامات یا خوابیں عام مومنوں کے لئے کیا ہے؟

جواب: الہامات یا خوابیں عام مومنوں کے لئے ایک روحانی نعمت ہے جن کے پانے سے وہ لوگ امام وقت سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔

سوال 4: عام مومنوں کے خوابیں یا الہامات کس کے متعلق ہوتے ہیں؟

جواب: اکثر یہ الہامات ان کے ذاتیات کے متعلق ہوتے ہیں۔ جب تک امام کی دستگیری افاضہ علوم نہ کرے تب تک خطرات سے امن نہیں ہوتا۔

سوال 5: کس صحابی کو الہام ہوتا تھا لیکن انہوں نے اپنے تئیں کچھ چیز نہ سمجھا؟

جواب: حضورؑ نے حضرعمر رضی اللہ عنہ کی مثال بیان فرمائی۔

سوال 6: امام الزمان کے وقت میں اگر کسی کو کوئی سچی خواب یا الہام ہوتا ہے تو وہ درحقیقت کیا ہے؟

جواب: امام الزمان کے وقت میں اگر کسی کو کوئی سچی خواب یا الہام ہوتا ہے تو وہ درحقیقت امام الزمان کے نور کا ہی پرتوہ ہوتا ہے جو مستعد دلوں پر پڑتا ہے۔

سوال 7: پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں کیا لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت انتشار نورانیت کس حد تک ہوگا؟

جواب: مسیح موعود کے ظہور کے وقت عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہوگا۔

سوال 8: خدا تعالیٰ نے قبائل اور قومیں کس غرض سے بنائیں؟

جواب: تا کہ اس جسمانی تمدن کا ایک نظام قائم ہو اور بعض کے بعض سے رشتے اور تعلقات ہو کر ایک دوسرے کے ہمدرد اور معاون ہو جاویں۔ اسی غرض سے اس نے سلسلہ نبوت اور امامت قائم کیا ہے کہ تا امت محمدیہ میں روحانی تعلقات پیدا ہو جائیں اور بعض بعض کے شفیع ہوں۔

سوال 9: امام الزمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ۝ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

سوال 10: امام الزمان میں بنی نوع کے فائدے اور فیض رسانی کے لئے کن قوتوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: **1۔قوت اخلاق 2۔قوت امامت 3۔قوت بسطت فی العلم 4۔قوت عزم 5۔قوت اقبال علی اللہ 6۔کشوف اور الہامات کا سلسلہ**

سوال 11: امام الزمان میں قوت اخلاق کا ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔

سوال 12:: قوت امامت کیا ہے؟

جواب: جواب: یعنی نیک باتوں اور نیک اعمال اور تمام الٰہی معارف اور محبت الٰہی میں آگے بڑھنے کا شوق یعنی روح اس کی کسی نقصان کو پسند نہ کرے اور کسی حالت ناقصہ پر راضی نہ ہو۔

سوال 13: قوت بسطت فی العلم امامت کیلئے کیوں ضروری ہے؟

جواب: چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق اور معارف اور لوازم محبت اور صدق اور وفا میں آگے بڑھنے کو چاہتا ہے۔

سوال 14: قوت عزم جو امام الزمان کیلئے ضروری ہے اسے کیا مراد ہے؟

جواب: عزم سے مراد یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نومید ہونا اور نہ ارادہ میں سست ہو جانا۔ بسا اوقات نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں کو جو امام الزمان ہوتے ہیں ایسے ابتلا پیش آجاتے ہیں۔ ان کا عزم آزمایا جاتا ہے۔ وہ ہرگز ان آزمائشوں سے بے دل نہیں ہوتے اور نہ اپنے کام میں سست ہوتے ہیں یہاں تک کہ نصرت الٰہی کا وقت آجاتا ہے۔

سوال 15: قوت اقبال علی اللہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: قوت اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتوں کے وقت اور کسی نشان کا مطالبہ ہو یا کسی فتح کی ضرورت ہو خدا تعالیٰ کی طرف ایسے جھکتے ہیں کہ ان کے صدق، اخلاص، وفا اور عزم لا ینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔

سوال 16: کشوف اور الہامات کا سلسلہ امام الزمان کیلئے کیوں ضروری ہے؟

جواب: امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں۔ اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔

سوال 17: کیا شیطانی الہام ہونا حق ہے؟

جواب:: قرآن شریف سے شیطانی الہام ثابت ہیں۔ جب تک انسان کا تزکیہ نفس پورے اور کامل طور پر نہ ہو تب تک اس کو شیطانی الہام ہو سکتا ہے۔ مگر پاکوں کو شیطانی وسوسہ پر بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے۔

سوال 19: سچے الہام کی پہلی علامت کیا ہے؟

جواب: وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ جب کہ انسان کا دل آتش درد سے گداز ہو کر مصفا پانی کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف بہتا ہے۔

سوال 20: سچے الہام کی دوسری علامت کیا ہے؟

جواب: سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے۔ یقین بخشتا ہے اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔

سوال 20: سچے الہام کی تیسری علامت کیا ہے؟

جواب: سچے الہام میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے۔ مگر جھوٹے الہام میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43596788
PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے۔
سوال 21: سچے الہام کی چوتھی علامت کیا ہے؟
جواب: سچا الہام خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے اور ضرور ہے کہ اس میں پیشگوئیاں بھی ہوں اور وہ پوری بھی ہو جائیں۔
سوال 22: سچے الہام کی پانچویں علامت کیا ہے؟
جواب: سچا الہام انسان کو دن بدن نیک بناتا جاتا ہے اور اندرونی کثافتیں اور غلاظتیں پاک کرتا ہے اور اخلاقی حالتوں کو ترقی دیتا ہے۔
سوال 23: أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (النساء 60) سے جسمانی اور روحانی طور پر کون مراد ہے؟
جواب: اولوالامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔
سوال 24: امام الزمان کے لفظ میں کون داخل ہیں؟
جواب: امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے۔ وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔
سوال 25: اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے؟
جواب: حضورؑ نے فرمایا: میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے جس میں سے پندرہ برس گذر بھی گئے۔
سوال 26: حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے کونسے 4 نشانات دیئے ہیں؟

جواب: 1۔قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان 2۔قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان 3۔کثرت قبولیت دعا کا نشان 4۔غیبی اخبار کا نشان
سوال 27: قرآن کی وحی دوسرے تمام نبیوں کی وحیوں سے علاوہ معارف کے اور کس بات میں بڑھ کر ہے؟
جواب: قرآن کی وحی دوسرے تمام نبیوں کی وحیوں سے علاوہ معارف کے فصاحت بلاغت میں بھی بڑھ کر ہے۔
سوال 28: آپؑ کے بالمقابل الہام کے مدعی کو کیا نصیحت فرمائی؟
جواب: فرمایا: میرے عزیز ملہم اس دھوکہ میں نہ رہیں کہ فقرات الہامی اکثر ان پر وارد ہوتے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میری جماعت میں اس قسم کے ملہم اس قدر ہیں کہ بعض کے الہامات کی ایک کتاب بنتی ہے۔
سوال 29: جس زندہ ایمان کو قرآن چاہتا ہے اور جیسی گناہ سوز آگ قرآن سینوں میں پیدا کرنی چاہتا ہے وہ کہاں ہے؟
جواب: حضورؑ نے فرمایا: میں خدائے ربّ عرش عظیم کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ وہی ایمان حضرت نائب الرسول مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دینے اور اس کی پاک صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اب اس کارخیر میں توقف کرنے سے مجھے خوف ہے کہ دل میں کوئی خوفناک تبدیلی پیدا نہ ہو جائے۔ دنیا کا خوف چھوڑ دو اور خدا کیلئے سب کچھ کھو دو کہ یقیناً سب کچھ مل جائے گا۔
سوال 30: حضورؑ نے بیعت کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟
جواب: بیعت سے غرض افاضہ علوم روحانیہ اور تقویت ایمان ہے۔

❁❁❁

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا::
سراج خان

BANTY
SHOE
CENTRE

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ

مکرم میر انصار اللہ صاحب مرحوم
ناظم مجلس انصار اللہ شیموگہ، چتر درگہ کا ذکرِ خیر

از
میر مظہر الحق
شیموگہ، کرناٹک

قارئین رسالہ انصار اللہ کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم میر انصار اللہ صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع شیموگہ و چتر درگہ کرناٹک مورخہ 20-06-2021 بروز اتوار بمقام شیموگہ کرناٹک بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ شیموگہ کے بیٹے تھے۔آپکی پیدائش 29 جولائی 1957 کو بمقام شیموگہ میں ہوئی۔موصوف بہت ہی نیک، صالح، ہمدرد، سب کے ساتھ پیار محبت سے رہنے والے خوش اخلاق بہت مہمان نواز تھے۔

آپ نے سیکریٹری جائیداد کے طور پر خدمت سرانجام دی اسی طرح آپ جنوری 2020 سے ضلعی ناظم مجلس انصار اللہ ضلع شیموگہ و چتر درگہ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔جب آپ ناظم ضلع بنے تو آپ کے ذریعہ ضلع چتر درگہ کی دو جماعتوں میں تنظیم مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں آیا۔مجلس کے کاموں میں بہتری پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ ضلع کے زعماء، مبلغین و معلمین کرام سے مسلسل رابطہ کرتے اور تمام کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرماتے۔مجالس کا دورہ کرتے ہوئے اراکین انصار اللہ سے ملاقات کرتے اور ایم ٹی اے دیکھنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ براہ راست سننے کی تلقین کرتے۔جماعتی خدمات کو پوری ذمہ داری سے ادا کرنے والے، خلافت احمدیہ سے بے لوث محبت رکھنے والے تھے نیز عہدیداران کی عزت کرنے اور کروانے والے تھے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور خصوصی طور پر نماز باجماعت کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔غریب پرور تھے۔باقاعدگی سے بروقت چندوں کی ادائیگی کیا کرتے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے والدہ صاحبہ، 9 بھائیوں اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور نواسیوں کو پسماندگان کے طور پر چھوڑا ہے۔

آپکی تدفین مورخہ 20 جون 2021 کو بعد نماز ظہر احمدیہ قبرستان شیموگہ میں عمل میں لائی گئی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے بچوں کو اعلیٰ اور روشن مستقبل عطا فرمائے۔والدہ صاحبہ کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ

مکرم منظور احمد صاحب ندیم مرحوم بھدرک، اڈیشہ کا ذکر خیر

خاکسار کے بھائی مکرم منظور احمد صاحب ندیم ولد مقصود احمد آف اڈیشہ بھدرک، سر میں چوٹ آنے کی وجہ سے مؤرخہ 8 جولائی 2021 کی رات 11 بجے بعمر 54 سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اشاعت کمیٹی اڈیشہ کے سیکرٹری تھے۔ نہایت مخلص داعی الی اللہ تھے اور سوشل میڈیا کے ذریعہ تبلیغ کرنے کا انہیں جنون تھا۔ ایک پیر سے معذور ہونے کے باوجود مصنوعی پیر لگوا کر اڈیشہ کے مختلف شہروں میں جاکر جماعتی بک اسٹال لگانا اور احباب جماعت کے گھروں پر MTA ڈش نصب کرنا ان کا مرغوب ترین مشغلہ تھا۔ حضور انور کے خطبات کا خلاصہ، آڈیو کلپس اور جماعتی معلوماتی پروگرام کو سوشل میڈیا کے ذریعہ لوگوں تک سب سے پہلے پہنچانا انکا معمول تھا۔

خدمت خلق کے کاموں میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ ہیومینٹی فرسٹ کے پروگرام میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ موسم گرما میں لوگوں کو پانی پلانے کیلئے آبدار خانے قائم کرتے تھے۔ بیوہ اور یتیموں کی ہر طرح مدد کرتے جماعتی اور احباب کے ذاتی تقاریب میں بہت تعاون کیا کرتے۔ مرحوم نے خود 1988 میں پیر کے گھٹنے میں کینسر ہونے کی وجہ سے ممبئی ٹاٹا میموریل ہسپتال میں اپنا علاج کروایا تھا۔ اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ہومیوپیتھک نسخہ کے ساتھ سچی بوٹی استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی جسکی وجہ سے مرض جسم میں پھیل نہیں پایا۔ لیکن کلیۃ شفایابی نہ ہوئی آخر کار پیر کٹوانا پڑا۔ ایک پیر سے معذور ہوگئے لیکن کینسر جیسے مہلک بیماری سے نجات مل گئی۔ جسکی وجہ سے انہیں Winner of life cancer award ملا اس دوران ہسپتال کے ڈاکٹروں سے انکا اچھا رابطہ ہوگیا تھا۔ جسکی وجہ سے 30 / 35 سال تک یعنی تا وفات بلا تفریق مذہب وملت کینسر کے مریضوں کو ممبئی لے جاکر علاج کرواتے تھے۔

خدام کو متحدر کھنے کے لئے اپنے گھر کے سامنے ایک بیڈمنٹن کورٹ بنایا ہوا تھا۔ خدام وہاں آکر نہ صرف کھیلتے بلکہ مرحوم انکی تربیت کرتے تھے۔ خدام کو جماعت اور خلافت احمدیہ سے منسلک رہنے اور نماز اور قران کریم کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ تبلیغی و تربیتی پروگرام سائیکل کے ذریعہ سے سرانجام دیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ مرکزی نمائندگان کی عزت اور انکی تواضع کرتے تھے۔ مرکزی ہو یا صوبائی ہر جلسہ میں شرکت کرتے۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے ڈیڑھ سال سے گھر میں باجماعت نماز اور درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ گھر میں جماعتی تقاریب بڑے شان سے مائک کے ذریعہ منعقد کرتے تھے۔ مرحوم نے حادثہ سے ایک دن قبل ہفتہ قرآن کریم کا پہلا دن کا جلسہ اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں اور پڑوسیوں کے ساتھ مل کر بڑے شان وشوکت سے منعقد کیا۔ مرحوم کے دولڑکے اور ایک بیٹی ہے۔ تینوں بچے وقف نو میں شامل ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت ورحم کا سلوک فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(ناصر احمد زاہد، مربی سلسلہ، نائب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

JOTI SAW MILL(P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

اخبارِ مجالس

خدمت خلق مجلس انصاراللہ بھوبنیشور:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ بھوبنیشور (اڈیشہ) کی طرف سے ایک صد ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا ہے۔ پانچ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے۔ ادویات وعلاج کیلئے -/9150 روپے کی نقد مدد کی گئی ہے۔ دو انصار نے خون کا عطیہ دیا ہے۔ ایک صد غرباء و مستحقین کو -/20,000 روپے نقد رقم دی گئی ہے۔ دوسو گھروں میں راشن کا سامان پہنچایا گیا ہے۔ جس میں پندرہ انصار نے خصوصی تعاون دیا ہے۔ جماعت کے کرونا مریضوں کو آکسیجن مہیا کروانے میں دس انصار نے بروقت مالی تعاون دیا ہے۔ وقارعمل میں بیس انصار شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(سید فیروز احمد، زعیم مجلس انصاراللہ بھوبنیشور، اڈیشہ)

خدمت خلق مجلس انصاراللہ بنگلور:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ بنگلور (کرناٹک) کی طرف سے 75 ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا۔ غریب مریضوں کو علاج کیلئے مبلغ -/2000 روپے نقد دیے گئے ہیں۔ الحمدللہ۔

(سید شارق مجید ناظم انصاراللہ بنگلور)

خدمت خلق مجلس انصاراللہ آرا، صوبہ بہار:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ آرا، صوبہ بہار کی طرف سے پانچ ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور نقد رقم سے مدد کی گئی ہے۔

(عبدالساجد، زعیم مجلس انصاراللہ آرا، صوبہ بہار)

خدمت خلق مجلس انصاراللہ مرونا، صوبہ بہار:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ مرونا، صوبہ بہار کی طرف سے (12) ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور ایک ہزار روپے نقد رقم سے علاج وادویات کیلئے غریب مریضوں کی مدد کی گئی ہے۔ جبکہ پانچ غرباء کو پانچ سو (-/500) بطور امداد پہنچائے گئے ہیں۔ الحمدللہ

(محمد جمعراتی، زعیم مجلس انصاراللہ مرونا، صوبہ بہار)

خدمت خلق مجلس انصاراللہ لوئرکوٹ:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ لوئرکوٹ (ضلع راجوری، صوبہ جموں وکشمیر) کی طرف سے دوضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور مبلغ -/200 روپے غرباء میں بطور مدد تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ۔

(عبدالقدیر، زعیم مجلس انصاراللہ لوئرکوٹ، جموں وکشمیر)

خدمت خلق مجلس انصاراللہ دھلی:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ دہلی کی طرف سے مستحق مریضوں کو علاج وادویات کیلئے مبلغ -/5000 روپے کی نقد رقم بطور امداد پہنچائی گئی ہے۔ نیز چھ غریبوں کو -/5000 روپے کی مالی مدد کی گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

(داؤد احمد، زعیم مجلس انصاراللہ دہلی)

مساعی مجلس انصاراللہ برازلوجاگیر:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ برازلوجاگیر (ضلع کولگام، صوبہ جموں وکشمیر) کی طرف سے پانچ غرباء و مستحقین کو مالی مدد پہنچائی گئی ہے۔ نیز وقارعمل کے ذریعہ قبرستان کی صفائی گئی ہے۔ جس میں چار انصار شامل ہوئے۔ (تنویر احمد خان، زعیم مجلس انصاراللہ برازلوجاگیر)

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

UDUPI THE VEG
HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

مساعی مجلس انصاراللہ سنتوش نگر:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ سنتوش نگر (صوبہ مغربی بنگال) کی طرف سے دس ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور ایک وقارعمل کیا گیا۔ جس میں تین انصار شامل ہوئے۔ الحمدللہ۔

(قاضی عبدالکلام، زعیم مجلس انصاراللہ سنتوش نگر، مغربی بنگال)

مساعی مجلس انصاراللہ ابراھیم پور:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ ابراہیم پور (ضلع مرشد آباد، صوبہ مغربی بنگال) کی طرف سے بیس ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور غریب مریضوں کو علاج و ادویات کیلئے -/300 روپے کی نقد مدد کی گئی ہے۔ نیز پانچ غریبوں کو -/500 روپے بطور امداد پہنچائے گئے ہیں۔ دوران ماہ چار وقارعمل ہوئے جن میں (14) انصار شامل ہوئے۔

(برکت شیخ، زعیم مجلس انصاراللہ ابراہیم پور)

آن لائن ضلعی تربیتی جلسہ مالاپورم ضلع (کیرلہ):

مورخہ 25/جولائی 2021ء بروز اتوار مجلس انصاراللہ مالاپورم (صوبہ کیرلہ) کا آن لائن ضلعی تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار پی پی مصدق احمد ناظم ضلع کی زیر صدارت مکرم ایم ناصر احمد صاحب آف کرولائی کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ مکرم ٹی کے امیر علی صاحب امیر ضلع مالاپورم نے مختصر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ بھارت نے ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں 100 سے زائد احباب نے شرکت کی توفیق پائی۔ الحمدللہ

(پی پی مصدق احمد، ناظم مجلس انصاراللہ ضلع مالاپورم)

خدمتِ خلق مجلس انصاراللہ عثمان آباد:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ عثمان آباد (صوبہ مہاراشٹر) کی طرف سے 32 مستحق مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے۔ اور نوے (90) غرباء و مستحقین میں ریلیف تقسیم کیا گیا ہے۔ الحمدللہ

(عبدالنعیم د، زعیم مجلس انصاراللہ عثمان آباد)

خدمتِ خلق مجلس انصاراللہ کالیکٹ:

ماہ جون 2021ء میں مجلس انصاراللہ کالیکٹ (کیرلہ) کی طرف -/4000 روپے بغرض علاج و ادویات اور -/7500 روپے بطور امداد 15 مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ (زعیم مجلس انصاراللہ کالیکٹ)

Ph:09419049823

Ph:09622584733

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں

کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلوٰۃ والسَّلَام

طالبِ دُعا :: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979